بَابٌ فِي تَعْلِيْمَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلتَّبَرُّكِ

﴿حضور ﷺ کی تعلیماتِ تبرک کا بیان﴾

۱۳۸/۱. عَنْ أَبِي مُوْسَی رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَی النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ: أَبْشِرْ فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلَی أَبِي مُوْسَی وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ: رَدَّ الْبُشْرَی فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا: قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَی وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تھا جبکہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ۱۵۷۳/۴، الرقم: ۴۰۷۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسی وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ۱۹۴۳/۴، الرقم: ۲۴۹۷، وأبو يعلی في المسند، ۳۰۱/۱۳، الرقم: ۷۳۱۴، والفاكهي في أخبار مكة، ۶۳/۵، الرقم: ۲۸۴۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹/۳۲۔ ۴۱، والعيني في عمدة القاري، ۳۰۶/۱۷، الرقم: ۴۳۲۸۔

پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے تو بارگاہِ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا: (یارسول اللہ!) کیا آپ اپنا وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو آپ نے مجھ سے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر مجھے صرف یہی فرما دیتے ہیں۔ پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نے تو بشارت قبول نہیں کی، کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ) ہم نے اسے قبول کیا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگایا اس میں اپنے دستِ اقدس اور چہرہ مبارک دھویا اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا: تم دونوں اسے پی لو۔ باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں (جنت کی) بشارت حاصل کرو پس دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے (جو کہ پردے کے اندر سے یہ ساری صورتحال دیکھ رہی تھیں) انہیں آواز دی کہ اس (بابرکت) پانی میں سے (کچھ حصہ) اپنی ماں کے لیے بھی ضرور چھوڑنا۔ تو ان دونوں صحابہ نے (وہ پانی بچا کر) ان کی خدمت میں بھی بطورِ تبرک پیش کر دیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۳۹. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَرِضْتُ مَرَضًا،

۲: أخرجه البخاري في الصحيح كتاب: المرض، باب: عيادة المغمى عليه، ۲۱۳۹/۵، الرقم: ۵۳۲۷، وفي كتاب: الفرائض، باب: قول الله تعالى: يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين، ۲۴۷۳/۶، الرقم: ۶۳۴۴، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: يوصيكم الله في أولادكم، ۱۶۶۹/۴، الرقم: ۴۳۰۱، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما كان النبي ﷺ يسأل مما لم ينزل عليه الوحي، ۲۶۶۶/۶، الرقم: ۶۸۷۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفرائض، باب: ميراث الكلالة، ۱۲۳۴/۳ـ ۱۲۳۵، الرقم: ۱۶۱۶، والترمذي في السنن، ـــ

فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَکْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ صَبَّ وَضُوْئَهُ عَلَيَّ، فَأَفَقْتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي کَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰی نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بہت زیادہ بیمار پڑ گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے بچا ہوا (متبرک) پانی میرے اوپر چھڑکا تو اس سے مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں تو میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! (مرنے سے قبل) میں اپنے مال کی تقسیم کس طرح کروں؟ یا میں اپنے مال کا فیصلہ کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ آیتِ میراث نازل ہوگئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱٤۰/ ۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي کَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ لَا يَسْتَتِرُ

کتاب: الفرائض عن رسول اللہ ﷺ، باب: ميراث الأخوات، ٤/ ٤١٧، الرقم: ٢٠٩٧، وقال أبو عيسی: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، کتاب: الفرائض، باب: في الکلالة، ٣/ ١١٩، الرقم: ٢٨٨٦، والنسائي في السنن الکبری، ٤/ ٦٩، الرقم: ٦٣٢٢۔ ٦٣٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٠٧، الرقم: ١٤٣٣٧، وأبو يعلی في المسند، ٤/ ١٥، الرقم: ٢٠١٨۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الوضوء باب: ما جاء في غسل البول، ـــ

مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

.... ١/٨٨، الرقم: ٢١٥، وفي كتاب: الجنائز، باب: الجريد على القبر، ١/٤٥٨، الرقم: ١٢٩٥، وفي كتاب: الأدب، باب: الغيبة، ٥/٢٢٤٩، الرقم: ٥٧٠٥، وفي باب: النميمة من الكبائر، ٥/٢٢٥٠، الرقم: ٥٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٢، والترمذي في السنن، كتاب: الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في التشديد في البول، ١/١٠٢، الرقم: ٧٠، وقال: هذا حديث حسن صحيح، و أبو داود في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الاستبراء من البول، ١/٦، الرقم: ٢٠، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: التنزاه عن البول، ١/٢٨، الرقم: ٣١، وفي كتاب: الجنائز، باب: وضع الجريدة على القبر، ٤/١٠٦، الرقم: ٢٠٦٨-٢٠٦٩، وفي السنن الكبرى، ١/٦٩، الرقم: ٢٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة باب: التشديد في البول، ١/١٢٥، الرقم: ٣٤٧، ٣٤٩، والدارمي في السنن، ١/٢٠٥، الرقم: ٧٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٥، الرقم: ١٩٨٠، ٥/٣٥، الرقم: ٢٠٣٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١١٥، الرقم: ١٣٠٤، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٣، الرقم: ٢٠٥٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٢، الرقم ٥٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٥٨٨، الرقم: ٦٧٥٣-٦٧٥٤، وابن حبان في الصحيح ٧/٣٩٨، الرقم: ٣١٢٨، والطبرى في تهذيب الآثار، ٢/٦٠٠، الرقم: ٨٩٨-

دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہوکر) فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلیاں بہت کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں گی تو ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے...... الحدیث۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۴۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ قَالَ: أَفَـلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوْهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْقُبُوْرَ

۴_۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كنس المسجد، ۱/۱۷۵_۱۷۶، الرقم: ۴۴۶، ۴۴۸، و في كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ۱/۴۴۸، الرقم: ۲۱۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ۲/۶۵۹، الرقم: ۹۵۶، وأبوداود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على القبر، ۳/۲۱۱، الرقم: ۳۲۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر، ۱/۴۸۹، الرقم: ۱۵۲۷_۱۵۲۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۶۵۱، الرقم: ۲۱۴۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۸۸، الرقم: ۹۰۲۵، وأبو يعلى في المسند، ۱۱/۳۱۴، الرقم: ۶۴۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۵۵، الرقم: ۳۰۸۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۴/۴۶_۴۷، الرقم: ۶۸۰۲_۶۸۰۶۔

مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عزوجل يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (عورت یا جوان کو کچھ عرصہ) مفقود پایا، تو آپ ﷺ نے اس عورت یا نوجوان کے بارے میں دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو اس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبروں والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٤٢/٥. وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

’’اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا اس نوجوان کا جنازہ پڑھانا اس کے لئے باعث رحمت ہے۔‘‘

١٤٣/٦. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يستحب أن يغسل وترا، ١/٤٢٣، الرقم: ١١٩٦، وفي باب: يجعل الكافور في آخره، ١/٤٢٤، الرقم: ١٢٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب:الجنائز باب: في ـــ

ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَـلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ، فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا، آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد) انہیں غسل دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ، مرتبہ غسل دینا، اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: انہیں اس میں لپیٹ دو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٤/٧. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ،

غسل الميت، ٢/٦٤٦، الرقم: ٩٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في غسل الميت، ٣/٣١٥، الرقم: ٩٩٠، وقال أبو عيسى: حديث أم عطية حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: غسل الميت وترا، ٤/٣٠ـ٣٣، الرقم: ١٨٨٥ـ ١٨٩٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في غسل الميت، ١/٤٦٨، الرقم: ١٤٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٤، الرقم: ٢٠٨٠٩.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المساقاة الشرب، باب: في الشرب، ٢/٨٢٩، الرقم: ٢٢٢٤، وفي باب: من رأى أن صاحب الحوض والقربة أحق بمائة، ٢/٨٣٤، الرقم: ٢٢٣٧، وفي كتاب: المظالم والغصب، باب: إذا أذن له أو أحله ولم يبين كم هو، ٢/٨٦٥، ـــ

فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ: وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اُس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اور عمر رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (تبرک) عمر رسیدہ لوگوں کو پہلے دے دوں؟ وہ لڑکا عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بچی ہوئی (متبرک) چیز میں کسی دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ پس آپ ﷺ نے وہ پیالہ اُسی پہلے عنایت فرمایا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''امام نووی نے فرمایا: وہ نوجوان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔''

.... الرقم: ٢٣١٩، وفي كتاب: الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: الهبة المقبوضة وغير المقبوضة والمقسومة وغير المقسومة، ٢/ ٩٢٠، الرقم: ٢٤٦٤، وفي كتاب: الأشربة، باب: هل يستأذن الرجل من عن يمينه في الشرب ليعطي الأكبر، ٥/ ٢١٣٠، الرقم: ٥٢٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ، ٣/ ١٦٠٤، الرقم: ٢٠٣٠، ومالك في الموطأ، ٢/ ٩٢٦، الرقم: ١٦٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٣٣، ٣٣٨، الرقم: ٢٢٨٧٥، ٢٢٩١٨، وابن حبان في الصحيح، ١٢/ ١٥١، الرقم: ٥٣٣٥، والربيع في المسند، ١/ ١٤٩، الرقم: ٣٧٥، والنووي في رياض الصالحين، ١/ ١٦٢۔

۱۴۵/ ۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا رَمَی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُکَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو (سر مبارک منڈوانے کے لیے) آپ ﷺ نے سرانور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے (دائیں طرف کے) بال مبارک مونڈے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ بال عطا فرمائے، اِس کے بعد حجام کے سامنے (سرانور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈو، تو اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے، تو آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔‘‘

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمی ثم ينحر ثم يحلق، ۲/ ۹۴۸، الرقم: ۱۳۰۵، والترمذي في السنن، کتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ۳/ ۲۵۵، الرقم: ۹۱۲، والنسائي في السنن الکبری، ۲/ ۴۴۹، الرقم: ۴۱۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۱۱، الرقم: ۱۲۱۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۹/ ۱۹۱، الرقم: ۱۷۴۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/ ۲۹۹، الرقم: ۲۹۲۸، والحاکم في المستدرک، ۱/ ۶۴۷، الرقم: ۱۷۴۳، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقي في السنن الکبری، ۵/ ۱۳۴، الرقم: ۹۳۶۳، وابن عساکر في تاريخ مدينه دمشق، ۱۹/ ۴۱۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۱/ ۲۷۴، الرقم: ۱۶۹۔

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶/ ۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَی مِنًی فَأَتَی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَی مَنْزِلَهُ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَی جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب منٰی کے مقام پر تشریف لائے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور وہاں کنکریاں ماریں، پھر منٰی میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے وہاں قربانی ادا کی اور حجام سے سر مونڈنے کے لیے فرمایا اور اسے دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا (کہ پہلے اس طرف سے مونڈو) پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا (اور اس طرف سے) مونڈنے کا حکم دیا، پھر اپنے موئے مبارک لوگوں کو (تبرکًا) عطا فرمائے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۴۷/ ۱۰. وفي رواية: فَقَالَ لِلْحَلَّاقِ: هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَی

:۹ أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۲/ ۹۴۷، الرقم: ۱۳۰۵، والبيهقي في السنن الکبری، ۵/ ۱۰۳، الرقم: ۹۱۸۳، والنووي في رياض الصالحين، ۱/ ۱۹۸، الرقم: ۱۹۸، وفي شرحه علي صحيح مسلم، ۹/ ۵۲، والعيني في عمدة القاري، ۱۰/ ۶۲، الرقم: ۶۲۷۱، ۱۵/ ۳۱، الرقم: ۵۰۱۳، والواديا شي في تحفة المحتاج، ۲/ ۱۸۱، الرقم: ۱۱۲۹، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲/ ۲۵۸، الرقم: ۱۰۵۵، والزيلعي في نصب الراية، ۳/ ۷۹، والشوکاني في نيل الأوطار، ۵/ ۱۴۸۔

:۱۰ أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ۲/ ۹۴۷، الرقم: ۱۳۰۵، وأبو داود في السنن، کتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ۲/ ۲۰۳، الرقم: ۱۹۸۱، وابن _

الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ: وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے فرمایا: یہاں سے (مونڈو)، پھر جو لوگ آپ ﷺ کے قریب تھے، آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم کر دیئے، پھر آپ ﷺ نے حجام کو بائیں جانب اشارہ کیا، اس نے اس طرف سے بال مبارک مونڈے تو آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے۔ اور ابو کریب کی روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے دائیں جانب سے شروع کیا اور لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم فرمائے، پھر بائیں جانب اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا کیا (یعنی سر منڈایا) پھر دریافت فرمایا: یہاں ابوطلحہ ہیں؟ اور (ان کے حاضر ہونے پر) وہ بال مبارک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے۔‘‘

-------- حبان في الصحيح، ٤/٢٠٦، الرقم: ١٣٧١، وأبو يعلى في المسند، ٥/٢١٠، ٢٢٧، الرقم: ٢٨٢٧، ٢٨٤٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٢٧، الرقم: ٤٠٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٧/٢٦٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٩/٤١٣، وابن حزم في حجة الوداع، ١/١٢٣، ١٩٤، ٢٠١، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٦٠٨، وفي فتح الباري، ١/٢٧٤، الرقم: ١٦٩، ٣/٥٦٦، الرقم: ١٦٤٣، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٨، ١٠/٦٢، ٦٧۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٤٨/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ، فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ: عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَنْ يَلِيْهِ ثُمَّ قَالَ: احْلِقُ الشِّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ: أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور انہیں نحر کیا، حجام بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے سر کی طرف اشارہ فرمایا اس نے دائیں جانب مونڈ دی، جو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ان میں وہ بال مبارک تقسیم کر دیئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دوسری جانب مونڈو اور دریافت فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (ان کی آمد پر) آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک انہیں عطا فرمائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٤٩/١٢. عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/٩٤٧، الرقم: ١٣٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٥، الرقم: ٤١٠٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢٧٤، الرقم: ١٦٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٨، ١٠/٦٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٢۔

١٢-١٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب:المساجد، باب: اتخاذ البيع المسجد، ٢/٣٨، الرقم: ٧٠١، وفي السنن الكبرى، ١/٢٥٨، الرقم: ٧٨٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/٤٠٥، الرقم: ١١٢٣، ٤/٤٧٩، الرقم: —

النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ لَنَا: اخْرُجُوْا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا، قُلْنَا: إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ، فَقَالَ: مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا طِيْبًا. فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْأَذَانِ قَالَ: وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّيءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تَلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''سیدنا حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم وفد کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) ہماری بستی میں ایک گرجا ہے (ہم اب قبولِ اسلام کے بعد اسے گرا کر اس جگہ مسجد بنانا چاہتے ہیں اجازت ملنے کے بعد) پھر ہم نے آپ ﷺ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی برکت کے لئے مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی طلب کر کے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی پھر

.... ٢٠٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٢٣، الرقم: ٤٨٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣٣٢، الرقم: ٨٢٤١، وابن عبد البر في التمهيد، ٥/٢٢٩، وفي الاستيعاب، ٢/٧٧٦، الرقم: ١٣٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٥/٥٥٢، والنميري في أخبار المدينة، ١/٣١٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/١٦٢۔ ١٦٣، الرقم:١٧٥۔ ١٧٦، إسناده صحيح، والقزويني في التدوين، ٢/٢٨١۔

ایک ڈول میں پانی ڈال دیا اور حکم فرمایا کہ جاؤ تم اپنی بستی میں پہنچو تو گرجے کو گرا دینا اور اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد تعمیر کرلو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا شہر دور ہے اور راستے میں بھی سخت گرمی پڑتی ہے پانی خشک ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں مزید پانی ملاتے رہنا یہ اس (نئے پانی کی) پاکیزگی (اور برکت) میں بھی اضافہ ہی کرے گا۔ بہرحال ہم وہاں سے چل کر اپنے شہر پہنچے اس گرجے کو مسمار کیا اس جگہ وہ پانی چھڑکا اور مسجد تعمیر کی۔ پھر ہم نے وہاں اذان دی قبیلہ بنی طی میں سے ایک پادری نے جب اذان سنی تو کہنے لگا۔ کہ یہی حق کی صدا ہے پھر وہ ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور اس کے بعد ہم نے اسے کبھی (وہاں) نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵۰/ ۱۳. وفي رواية: **فَخَرَجْنَا فَتَشَاحَحْنَا عَلَى حَمْلِ الْإِدَاوَةِ أَيُّنَا يَحْمِلُهَا فَجَعَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَوْبًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا يَوْمًا وَلَيْلَةً.**

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’اور ایک روایت میں بیان کیا کہ پھر ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے، تو ہم میں سے ہر ایک اس بات کی حرص و تمنا رکھتا تھا کہ وہ مقدس پانی اسے اٹھانے کو مل جائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے ہر ایک کی دن رات میں اسے اٹھانے کے لئے باری مقرر فرما دی۔‘‘ اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱/ ۱۴. **عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ**

۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹/ ۹۲، الرقم: ۹۲۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۷۰۔

قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَوقَ بَيْتِهِ جَالِسًا فَقَالَ: يَا سَلْمَی، ائْتِيْنِي بِغَسْلٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءُ سِدْرٍ، فَصَفَّيْتُهُ لَهُ، ثُمَّ جَثَا عَلَی مِرْفَقَةٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَأَنَا أَصُبُّ عَلَی رَأْسِهِ، فَغَسَلَهُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَی کُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ فِي الْإِنَاءِ کَأَنَّهُ الدُّرُّ يَلْمَعُ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِمَاءٍ، فَغَسَلَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَالَ: يَا سَلْمَی، أَهْرِيْقِي مَا فِي الإِنَاءِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَتَخَطَّاهُ أَحَدٌ فَأَخَذَتِ الْإِنَاءَ فَشَرِبَتْ بَعْضَهُ ثُمَّ أَهْرَقَتِ الْبَاقِي عَلَی الْأَرْضِ فَقَالَ لِي: مَاذَا صَنَعْتِ بِمَا فِي الْإِنَاءِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حَسَدْتُ الْأَرْضَ عَلَيْهِ فَشَرِبْتُ بَعْضَهُ ثُمَّ أَهْرَقْتُ الْبَاقِي عَلَی الْأَرْضِ فَقَالَ: اذْهَبِي فَقَدْ حَرَّمَکِ اللهُ بِذَلِکَ عَلَی النَّارِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’عبید اللہ بن ابی رافع سلمی زوجہ ابی رافع سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے اوپر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمی! میرے پاس وضو کے لیے پانی لاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لائی جس میں بیری کا پانی تھا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے لیے اس پانی کو صاف کیا۔ پھر آپ ﷺ گھٹنوں کے بل گدے پر بیٹھ گئے۔ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا اور میں آپ ﷺ کے سر انور پر پانی بہا رہی تھی، پس آپ ﷺ نے اپنا سر انور دھویا اور میں ہر اس قطرہ کو غور سے دیکھ رہی تھی جو آپ ﷺ کے سر انور سے برتن میں ٹپک رہا تھا اور وہ یوں لگ رہا تھا گویا کہ وہ چمکدار (نایاب) موتی ہو۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس (مزید) پانی لائی اور آپ ﷺ نے سر انور دھویا۔ پس جب آپ ﷺ (سرِ انور کے) غسل سے فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمٰی! جو کچھ اس برتن میں ہے اسے کسی ایسی جگہ پر گرا دو جہاں اس کے اوپر کسی کا پاؤں نہ آئے۔ پس انہوں نے برتن کو پکڑ لیا اور اس

(غسل والے پانی) میں سے کچھ پی لیا اور باقی زمین پر (اک جگہ) گرا دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جو کچھ برتن میں تھا تم نے اس کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمین پر اس پانی کے حوالے سے حسد کیا (یعنی زمین کی قسمت پر رشک کیا) تو اس میں سے کچھ تو میں نے پی لیا ہے اور باقی (پاک) زمین پر گرا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر اس (مقدس پانی) کی وجہ سے آگ حرام کر دی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي التَّبَرُّکِ بِيَدِهِ ﷺ وَبِلَمْسِهِ وَبِجَوَارِحِهِ الشَّرِيفَةِ الْأُخْرَى

﴿حضور ﷺ کے دستِ اقدس اور دیگر اعضائے مبارکہ سے حصولِ تبرک﴾

١/١٥٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ، فَلَمْ يَجِدُوْهُ،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الوضوء، باب: التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، ١/٧٤، الرقم: ١٦٧، وفي کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، وقال أبو عيسى: وحديث أنس حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، کتاب: الطهارة، باب: الوضوء من الإناء، ١/٦٠، الرقم: ٧٦، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٧٧، الرقم: ٦٥٣٩، والربيع في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١٣١، والبيهقي في السنن الکبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥٥، الرقم: ١٩، والعيني في عمدة القاري، ٣/٣٣، ١٦/١١٨، الرقم: ٣٧٥٣، والشوکاني في نيل الأوطار، ١/٢١، ٢٣.

فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي ذَلِکَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو (چشمے کی طرح) پھوٹتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٥٣. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيئٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَحَزَرْتُ

:٢ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الوضوء من التور، ١/٨٤، الرقم: ١٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/٧٤، الرقم: ٣٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٣، الرقم: ٦٥٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٠، الرقم: ١١٧، وفي الاعتقاد، ١/٢٧٤، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥٧، الرقم: ٢٢، والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٠٦، الرقم: ٢٠٦، والعيني في عمدة القاري، ٣/٩٣، الرقم: ٢٠٠۔

مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَی الثَّمَانِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھلے منہ کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ ستر سے اَسّی تک تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/١٥٤. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَی الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّی الظُّهْرَ رَکْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، قَالَ شُعْبَةُ: وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: کَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ، فَجَعَلُوْا يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلَی وَجْهِي، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْکِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز وادی بطحاء کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٤، الرقم: ٣٣٦٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: سترة المصلي، ١/٣٦٠، الرقم: ٥٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٩، الرقم: ١٨٧٨٩، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٢/١١٥، الرقم: ٢٩٤۔

ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت عون نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جحیفہ ﷛ سے یہ بھی روایت کیا کہ اس نیزے کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں اور مرد کھڑے رہے پھر صحابہ کرام اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے مس کر کے اپنے چہروں پر مل لیتے، میں نے بھی آپ ﷺ کا دستِ مبارک تھاما اور اپنے چہرے سے مس کیا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ تھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴/۱۵۵. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ﷛ يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

٤-٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ١/ ٨٠، الرقم: ١٨٥، وفي كتاب: الصلاة في الثياب، باب: الصلاةِ فِي الثَّوبِ الْأَحْمَرِ، ١/ ١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وفي كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمامِ سترةُ مَن خَلْفَهُ، ١/ ١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وفي باب: الصلاةِ إِلَى العَنَزَةِ، ١/ ١٨٨، الرقم: ٤٧٧، وفي باب: السُّتُرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا، ١/ ١٨٨، الرقم: ٤٧٩، وفي كتاب: الأذان، باب: الأذان لِلْمُسَافِرِ، إذا كانوا جماعةً، والإقامة، وكذلك بِعَرَفَةَ وَ جَمْعٍ، ١/ ٢٢٧، الرقم: ٦٠٧، وفي كتاب: المناقب، باب: صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ٣/ ١٣٠٤، الرقم: ٣٣٧٣، وفي كتاب: اللباس، باب: التَّشْمِيرُ فِي الثِّيَابِ، ٥/ ٢١٨٢، الرقم: ٥٤٤٩، وفي كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدح، والخشب والحجارة، ١/ ٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضي الله عنهما، ٤/ ١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، والعيني في عمدة القاري، ٣/ ٧٥، الرقم: ١٨٧، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/ ٢٤، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/ ١٢٨۔

اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥٦/٥. وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ، يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا.

’’اور حضرت **ابو جُحَیفہ** رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)، پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کرکے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔‘‘ اسے امام بخاری نے اور مسلم نے بھی مختصراً بیان کیا ہے۔

٦/١٥٧. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ،

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٩ـ١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩ـ٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبى ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، وابن أبى شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤۔

فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَـلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَـلَاثِ مِائَةٍ. وفي رواية: لَوْ کُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥٨/٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ، فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ،

:٧ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

فَقَالَ: مَا لَکُمْ؟ قَالُوْا: لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَیْنَ یَدَیْکَ، فَوَضَعَ یَدَهُ فِي الرَّکْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ یَثُوْرُ بَیْنَ أَصَابِعِهِ کَأَمْثَالِ الْعُیُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ کُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَکَفَانَا، کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پانی پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر ﷺ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵۹/۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي

:۸ أخرجه البخاري في الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۰، الرقم: ۳۳۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۱۶، الرقم: ۱۳۲۸۹، وأبو یعلی في المسند، ۵/۱۴۷، الرقم: ۲۷۵۹، وابن سعد في الطبقات الکبری، ۱/۱۷۹، والفریابي في دلائل النبوة، ۱/۷۶، الرقم: ۴۱، والعیني في عمدة القاري، ۳/۳۴، ۱۶/۱۱۹، الرقم: ۴۷۵۳، وابن حزم في الإحکام، ۲/۲۰۰۔

بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوْا يَسِيْرُوْنَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً يَتَوَضَّئُوْنَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيْرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَی الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا، فَتَوَضَّئُوْا، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰی بَلَغُوْا فِيْمَا يُرِيْدُوْنَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَکَانُوْا سَبْعِيْنَ أَوْ نَحْوَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَی.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی سفر کے لیے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوگیا، لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہوجاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ تمام لوگ وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦٠/٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ کَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ، يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ کَفَّهُ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٢، وفي کتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة، ١/٨٣، الرقم: ١٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٦، ١٧٥، الرقم: ١٢٠٥١، ١٢٨١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٣، الرقم: ٦٥٤٥، والبيهقي في السنن الکبری، ـــ

فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد باقی رہ گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا، وہ کتنے افراد تھے؟ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ وہ اسی آدمی تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦١/١٠. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

١/٣٠، الرقم: ١١٥، وابن المنذر في الأوسط، ١/٣٦٠، الرقم: ٣٢٨، ٢/١١٧، الرقم: ٦٤٤، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥٨، الرقم: ٢٤، والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٠٦، الرقم: ٢٠٦، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١١٩، الرقم: ٥٧٥٣، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/٢٤٣.

١٠: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: المغازى، باب: قتل أبى رافع عبدالله بن أبى الحُقَيق، ٤/١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٠، والأصبهانى في دلائل النبوة، ١/١٢٥، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٤٦، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٥٦، وابن كثير في البداية والنهاية: ٤/١٣٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ٢/٢٩٤.

إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالاً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْکٍ رضی الله عنه، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ ...... (قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْکٍ رضی الله عنه فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ) فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ: فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ...... فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: اُبْسُطْ رِجْلَکَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لئے اس) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا...... (حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے یقین ہوگیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نے ایک ایک کرکے تمام دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین پر آرہا۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسے عمامہ سے باندھ دیا...... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر دستِ کرم پھیرا تو (ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور) پھر کبھی درد تک نہ ہوا۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٦٢/١١. عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ رضي الله عنه إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: قُوْمُوْا: فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشَرَةً وَقَالَ: كُلُوْا وَأَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا، فَخَرَجُوْا فَقَالَ: أَدْخِلْ عَشَرَةً، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ أَكَلُوْا مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو بلا لاؤں، درآں حالیکہ انہوں نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے جب میری جانب دیکھا تو مجھے شرم آئی، میں نے عرض

١١-١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك وبتحققه تحققا تاما، ١٦١٢/٣، الرقم: ٢٠٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٣/٦، الرقم: ٣١٧٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١٨/٣، الرقم: ١٣٣٠٧، وأبو يعلى في المسند، ١٧٠/٧، الرقم: ٤١٤٥، ٤٣٣١، والفريابي في دلائل النبوة، ٤١/١، الرقم: ١٠، والنووي في رياض الصالحين، ١٥١/١، الرقم: ١٥١۔

کیا: حضرت ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اٹھو چلو، حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور اس پر برکت کی دعا کی، پھر فرمایا میرے صحابہ میں سے دس افراد کو بلاؤ، اور ان سے فرمایا: کھاؤ، اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے کچھ نکالا، سو انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے، پھر وہ چلے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ، پھر انہوں نے کھایا اور سیر ہوگئے اور چلے گئے، پھر اسی طرح دس دس آتے اور جاتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا اور سب نے کھالیا اور سیر ہوگئے، پھر آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو وہ اتنا ہی باقی تھا جتنا ان کے کھانے کے وقت تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۶۳. وفي رواية عنه: قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ، فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَعَادَ كَمَا كَانَ. فَقَالَ: دُوْنَكُمْ هٰذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں (انہیں دعوت کے لئے بلانے) بھیجا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو جمع فرمایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، وہ کھانا پھر پہلے جتنا ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا لو یہ کھانا لے لو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٦٤. وفي رواية عنه: قَالَ: أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ رضي الله عنه أُمَّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهِ وساق الحديث وقال فيه: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوا فَقَالَ: كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ، فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امّ سلیم رضي الله عنها سے یہ کہا کہ تم خصوصی طور پر خود ہی حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرو، پھر مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف بھیجا، اس کے بعد وہی بیان ہے، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (کھانے پر) اپنا دستِ اقدس رکھا اور بسم اللہ پڑھی، پھر فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ دو، انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا، وہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھو اور کھاؤ سو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں نے کھایا، اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) کھانا باقی بچ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٦٥. عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنه قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٩، والطبراني المعجم الكبير، ١٧/٢٧، الرقم: ٤٥، ١٨/٢١، الرقم: ٣٥، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٩٩، الرقم: ٢١٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤١٢۔

اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو زید اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور (دستِ رسول ﷺ کی برکت سے) ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٦٦/١٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ، بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ: أَصْبِرْنِي فَقَالَ: اصْطَبِرْ قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ.

١٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في قبلة الجسد، ٤/٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٤، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٧، الرقم: ٥٢٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٠٢، الرقم: ١٣٣٦٤، ٨/٤٩، الرقم: ١٥٨٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٠٥-٢٠٦، الرقم: ٥٥٦-٥٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٢٧٦، الرقم: ١٤٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٧٦، والزيلعي في نصب الراية، ٤/٢٥٩، والزرعي في حاشية ابن القيم، ١٢/١٧٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ، حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ لوگوں سے ہنسی مزاح کی بات چیت کر کے انہیں ہنسا رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی کمر میں لکڑی سے کچوکا لگایا تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے بدلہ دیجئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے بدن پر قمیض ہے جبکہ میرے بدن پر قمیض نہیں تھی حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیض اوپر اٹھالی تو وہ شخص آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ کے پسلیوں (اور شکم) مبارک کو چومنے لگا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہی (حصول برکت کا) ارادہ تھا۔ (کہ میں آپ کے جسم اقدس سے مس ہونے کی سعادت حاصل کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ سے نجات پا جاؤں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۶۷/۱۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ

۱۶–۱۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۶۱/۴، الرقم: ۱۷۵۱۳، والدارمي في السنن، ۳۶۶/۱، الرقم: ۱۳۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۶۷/۳، الرقم: ۱۶۳۸، والبخاري في التاريخ الكبير، ۳۱۷/۸، الرقم: ۳۱۵۴، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲۲۱/۳، الرقم: ۱۲۰۱، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۱۵۷۱/۴، الرقم: ۲۷۵۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۵۷۳/۶، والعيني في عمدة القاري، ۱۰۰/۴، ۱۰۸/۱۶، والشوكاني في نيل الأوطار، ۳۵۴/۲۔۳۵۵۔

صَلّٰی مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبحَ فذکر الحدیث قَالَ: ثُمَّ ثَارَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهِ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ: فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَمَسَحْتُ بِهَا وَجْهِي فَوَجَدْتُهَا أَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبَ رِيْحًا مِنَ الْمِسْکِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ.

’’حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ پھر آگے روایت بیان کی ہے، کہتے ہیں: (نماز سے فرغت کے بعد) پھر لوگ جوش و خروش سے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو تھامتے اور اسے اپنے چہروں پر پھیرتے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑا اور اسے اپنے چہرے پر پھیرا میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، دارمی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۱٦۸/ ۱۷. وفي رواية: قَالَ: قَبَّلْتُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيْحًا مِنَ الْمِسْکِ. رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا دستِ اقدس چوما تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔‘‘

اسے امام ابن قانع نے روایت کیا ہے۔

۱٦۹/ ۱۸. وفي رواية: قَالَ: أَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَعْتُهَا عَلٰی صَدْرِي، فَمَا وَجَدْتُ کَفًّا أَبْرَدَ وَلَا أَطْيَبَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَهِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْکِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’اور ایک روایت میں (ان الفاظ کے ساتھ ہے) راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو پکڑا اور اسے اپنے سینے پر رکھا۔ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ٹھنڈی اور آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ خوشبودار ہتھیلی کہیں نہیں پائی۔ یہ برف سے زیادہ ٹھنڈی اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۷۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُوْنٌ وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَيُخَبِّثُ عَلَيْنَا. فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْأَسْوَدِ فَسَعَى.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو جن چمٹا ہوا ہے۔ اور وہ اسے ہمارے دوپہر اور شام کے کھانے کے وقت پکڑ لیتا ہے، اور ہمیں اپنی خباثت سے تنگ کرتا ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور دعا کی تو اس بچے نے قے کی تو (دستِ اقدس کی برکت سے) وہ جن اس کے پیٹ سے سیاہ پلے کی طرح دوڑتا ہوا نکل گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۲٤، الرقم: ۱۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲٥٤، ۲٦۸، الرقم: ۲۲۸۸، ۲٤۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/٥۷، الرقم: ۱۲٤٦۰۔

١٧١/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَطَلَبَ بِلَالٌ الْمَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ، مَا وَجَدْتُ الْمَاءَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَهَلْ مِنْ شَنٍّ. فَأَتَاهُ بِشَنٍّ فَبَسَطَ كَفَّيْهِ فِيْهِ فَانْبَعَثَ تَحْتَ يَدَيْهِ عَيْنٌ. قَالَ: فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَشْرَبُ وَغَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا (اور پانی لانے کا حکم دیا جبکہ ہرطرف قحط سالی تھی) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پانی کی تلاش میں نکلے (اور کہیں سے پانی نہ پا کر) واپس حاضر ہوئے اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) خدا کی قسم! مجھے کہیں سے بھی پانی نہیں ملا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی مشکیزہ ہے؟ (جس میں تھوڑا سا پانی ہی ہو) حضرت بلال آپ ﷺ کی خدمت میں (کہیں سے) مشکیزہ لے کر حاضر ہوگئے، آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں مبارک اس میں کھول دیں تو آپ ﷺ کے ہاتھوں تلے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سے پانی پینے لگے اور دوسرے لوگ اس سے وضو کرنے لگے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت ہے۔

١٧٢/٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢٦، الرقم: ٢٥.

٢١: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢٧، الرقم: ٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٩٢، ٣٥٧، الرقم: ١٤١٤٧، ١٤٩٠٣، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٥٦، الرقم: ١٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٣، والحنبلي في تنقيح تحقيق أحاديث التعليق، ١/١٠٦، ــ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَمِائَتَانِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُوْرٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ لَيْسَ فِي الْقَوْمِ مَاءٌ غَيْرُهُ فَصَبَّهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي قَدَحٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَکَ الْقَدَحَ فَرَکِبَ النَّاسُ ذٰلِکَ الْقَدَحَ وَقَالُوْا: تَمَسَّحُوْا تَمَسَّحُوْا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَى رِسْلِکُمْ، حِيْنَ سَمِعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ ذٰلِکَ. فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ کَفَّهُ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ. ثُمَّ قَالَ: أَسْبِغُوْا الطُّهُوْرَ. فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَـلَانِي بِبَصَرِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُوْنَ عُيُوْنَ الْمَاءِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَلَمْ يَرْفَعْهَا حَتَّى تَوَضَّئُوْا أَجْمَعُوْنَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں کوئی غزوہ یا سفر کیا اور ہم اس وقت دو سو سے بھی زیادہ افراد تھے، نماز کا وقت ہوگیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (تم) لوگوں میں سے کسی کے پاس وضو کے لئے پانی کا انتظام ہے؟ تو ایک شخص چمڑے کا چھوٹا سا برتن لے کر دوڑتا ہوا حاضر ہوا جس میں تھوڑا سا پانی تھا، لوگوں کے پاس اس کے علاوہ اور پانی بالکل نہیں تھا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ پانی ایک پیالے میں انڈیلا، پھر اس سے اچھی طرح وضو فرمایا، پھر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور پیالہ وہیں چھوڑ دیا، لوگ اس پیالے پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے: اس پیالے کو (ہی برکت کی خاطر) چھولو، اس پیالے

-------- والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۶۸، الرقم: ۳۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/۵۸۶، الرقم: ۳۳۷۹۔

کو ہی مس کر لو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں یہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس پانی کے پیالے میں رکھ دیا اور فرمایا: ''بسم اللہ'' پھر حکم دیا کہ تم سارے اچھی طرح وضو کرلو۔'' (راوی بیان کرتے ہیں) اس ذات کی قسم جس نے مجھے میری بصارت کے ساتھ آزمایا! بے شک میں نے پانی کے چشموں کو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (اُبل کر ابل کر) نکلتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس اس پیالے سے اس وقت تک نہ ہٹایا جب تک وہ سارے لوگ وضو نہ کر چکے۔''

اس حدیث کو امام دارمی، احمد، ابن خزیمہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٧٣/٢٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: شَكَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعَطَشَ فَدَعَا بِعُسٍّ فَصُبَّ فِيْهِ مَاءٌ وَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فِيْهِ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَی الْمَاءِ يَنْبُعُ عُيُوْنًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَسْتَقُوْنَ حَتّٰی اسْتَقَی النَّاسُ كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَی وَالطَّبَرَانِيُّ.

٢٢: أخرجه الدارمي في السنن، ٢٧/١، الرقم: ٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٤٣/٣، الرقم: ١٤٧٣٨، وأبو يعلی في المسند، ٨٢/٤، الرقم: ٢١٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦٠/٧، ٩٣، الرقم: ٦٨٤٨، ٦٩٥٤، وفي المعجم الصغير، ١٤٦/٢، الرقم: ٩٣٨، وفي المعجم الكبير، ٧٦/٧، الرقم: ٦٤٢٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٩٣/٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦٨/٣، الرقم: ١٠٢٩، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٢٩٣/٤، ٦٧٧، والأصبهاني في تاريخ أصبهان، ٢٢٦/٢۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اس میں پانی ڈالا گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس پیالے میں رکھ دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس میں دیکھ رہا تھا کہ وہ پانی حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے چشمہ کی طرح ابل ابل کر نکل رہا تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے خوب سیراب ہوتے رہے یہاں تک کہ تمام کے تمام لوگ اس سے سیراب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۳/۱۷۴. عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهُ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيرٌ وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الٰہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادمِ آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٧، الرقم: ٢١٠١٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٥٩٩، الرقم: ٥٧٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٢١/٥٤٢، الرقم: ٤٣٢٦۔

نہ ہوئی۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۷۵/۲٤. عَنْ ذَيَّالِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ حِذْيَمٍ قَالَ: أَتٰی أَبِي النَّبِيَّ ﷺ وَحَنْظَلَةُ مَعَهُ غُـلَامٌ ...... قَالَ أَتٰی حَنْظَلَةُ: فَدَنَا بِي إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي بَنِيْنَ ذَوِي لِحًی وَدُوْنَ ذٰلِکَ وَإِنَّ ذَا أَصْغَرُهُمْ فَادْعُ اللهَ لَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَقَالَ: بَارَکَ اللهُ فِيْکَ أَوْ بُوْرِکَ فِيْهِ. قَالَ ذَيَّالٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ حَنْظَلَةَ يُؤْتَی بِالْإِنْسَانِ الْوَارِمِ وَجْهُهُ أَوِ الْبَهِيْمَةِ الْوَارِمَةِ الضَّرْعِ، فَيَتْفُلُ عَلٰی يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، وَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰی رَأْسِهِ وَيَقُوْلُ: عَلٰی مَوْضِعِ کَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ وَقَالَ ذَيَّالٌ: فَيَذْهَبُ الْوَرَمُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ذیال بن عبید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: میرے والد حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور حنظلہ

۲٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٦٧، الرقم: ٢٠٦٨٤، والبخاري في التاريخ الکبير، ٣/٣٧، الرقم: ١٥٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩١، الرقم: ٢٨٩٦، وفي المعجم الکبير، ٤/٦، ١٣، الرقم: ٣٤٧٧، ٣٥٠١، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٢٠٣، الرقم: ٢٣٢، وأبو يعلی في المفاريد، ١/١٠٩، الرقم: ١١٠، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٥٥، والعسقلاني في الإصابة، ٢/١٣٣، الرقم: ١٨٥٧، والمزي في تهذيب الکمال، ٧/٤٣٤، الرقم: ١٥٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢١١، ٩/٤٠٨۔

اس وقت بچے تھے اور ان کے ساتھ تھے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پس میرے والد نے مجھے آپ ﷺ کے قریب کیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے کچھ بیٹے بالغ ہیں اور کچھ ابھی نابالغ ہیں اور یہ ان میں سب سے چھوٹا ہے۔ آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں۔ پس آپ ﷺ نے اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت فرمائے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں برکت ہو۔ راوی حضرت ذیال کہتے ہیں: میں نے حضرت حنظلہ کو دیکھا کہ کسی ایسے شخص کو ان کے پاس لایا جاتا جس کے چہرے پر سوجن ہوتی یا سوجے ہوئے تھن والا کوئی جانور لایا جاتا۔ وہ اپنے ہاتھوں پر تھوکتے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ دیتے اور (یہ الفاظ): کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے دستِ اقدس مَس کیا تھا کہتے۔ اور پھر اس (شخص کی متاثرہ جگہ) پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔ حضرت ذیال نے بیان کیا کہ (اس جگہ کی برکت سے) اس کی سوجن فوراً دور ہو جاتی۔‘‘

اس حدیث کو احمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رِجال ثقہ ہیں۔

١٧٦ / ٢٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَلَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ فِي الْعَسْكَرِ مَاءٌ. قَالَ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْتِنِي بِهِ. قَالَ: فَأَتَاهُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَلِيْلٍ. قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ فِي فَمِ الْإِنَاءِ وَفَتَحَ أَصَابِعَهُ. قَالَ: فَانْفَجَرَتْ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ عُيُوْنٌ،

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٦٨، ٢٩٩١، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٧٥، الرقم: ٤٠۔

وَأَمَرَ بِـلَالًا رضي الله عنه فَقَالَ: نَادِ فِي النَّاسِ الْوَضُوْءَ الْمُبَارَکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو لشکر میں پانی نہ تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لشکر میں پانی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تھوڑا سا پانی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پانی لے آؤ۔ وہ صحابی آئے تو ان کے پاس ایک برتن تھا جس میں بہت تھوڑا پانی تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں اس برتن میں ڈالیں اور پھر انگلیوں کو پھیلا دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے چشمے پھوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دو کہ (آؤ اور) مبارک پانی سے وضو کرلو۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/٢٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يَا غُـلَامُ، هَلْ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمَنٌ قَالَ: فَهَلْ مِنْ شَاةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٩/١، الرقم: ٣٥٩٨۔ ٣٥٩٩، وأبو يعلي في المسند، ٤٠٢/٨، الرقم: ٤٩٨٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٢/١٤، الرقم: ٦٥٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٩/٩، الرقم: ٨٤٥٦، والبيهقي الاعتقاد، ٢٨٤/١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩٨٧/٣، الرقم: ١٦٥٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٠/٣٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤٦٥/١، ومحب الدين الطبري، ٤٦٤/١، الرقم: ٣٨٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٣٦٦/١۔

الْفَحْلُ فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَنَزَلَ لَبَنٌ فَحَلَبَهُ فِي إِنَاءٍ فَشَرِبَ وَسَقَى أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: اقْلِصْ فَقَلَصَ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ هَذَا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ قَالَ: فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: يَرْحَمُکَ اللهُ فَإِنَّکَ غُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ.

وفي رواية: قَالَ: فَلَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً مَا نَازَعَنِي فِيْهَا بَشَرٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں عقبہ بن معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (ایک دن) میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ انہوں نے کہا: اے لڑکے کیا دودھ ہے؟ کہتے ہیں۔ میں نے کہا: ہاں ہے۔ لیکن یہ میرے پاس امانت ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس کے پاس اس کا نر نہ گیا ہو؟ پس میں ان کے پاس ایک (ایسی ہی) بکری لایا۔ آپ ﷺ نے اس کے تھن پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو اس میں دودھ اتر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک برتن میں دوہا اور وہ دودھ خود بھی نوش فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی پلایا پھر تھن کو حکم دیا: سکڑ جانا۔ پس وہ سکڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں اس کے بعد آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس قول کی تعلیم دیں۔ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم ایک سمجھدار لڑکے ہو۔“

”اور ایک روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے ستر سورتیں لیں اور اس چیز میں کوئی فردِ بشر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٨/٢٧. عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ قَيْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَنَا بَكْرَةٌ صَعْبَةٌ لَا يُقْدَرُ عَلَيْهَا قَالَ: فَدَنَا مِنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَحَفَلَ فَاحْتَلَبَ قَالَ: وَلَمَّا مَاتَ أَبِي جَاءَ وَقَدْ شَدَدْتُهُ فِي كَفَنِهِ وَأَخَذْتُ سُلَّاءَةً فَشَدَدْتُ بِهَا الْكَفَنَ فَقَالَ: لَا تُعَذِّبْ أَبَاکَ بِالسُّلَّى قَالَهَا حَمَّادٌ: ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ كَشَفَ عَنْ صَدْرِهِ وأَلْقَى السُّلَّى ثُمَّ بَزَقَ عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ رُضَاضَ بُزَاقِهِ عَلَى صَدْرِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے قیس قبیلے کے ایک بوڑھے آدمی سے سنا وہ اس کو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک اونٹنی تھی جو بہت اکھڑ تھی اور (اس کا دودھ دوہنے کے لیے) اس پر قابو پانا بہت مشکل تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس کے تھن پر دستِ شفقت پھیرا تو اس کا دودھ اتر آیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا دودھ دوہا۔ راوی کہتے ہیں: جب میرے والد گرامی فوت ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے (اپنے والد کی) میت کو اس کے کفن میں باندھ دیا تھا اور میں نے کھجور کا کانٹا لے کر اس کفن کو سینا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کو کانٹوں کے ذریعے تکلیف نہ دو۔ حماد نے ایسا تین دفعہ کہا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے سینے سے کفن ہٹایا، اور کانٹے پھینک دیئے اور اس کے سینے پر

٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٧٣، الرقم: ٢٠٧١٧، والحارث في المسند، ١/٣٦٨، الرقم: ٢٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢٥، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٨٢، الرقم: ١٧٣٣۔

(برکت کے لئے) اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے لعاب دہن مبارک کے قطرے اس کے سینے پر دیکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں جیسا کہ امام ہیثمی نے فرمایا ہے۔

۱۷۹/۲۸. عَنْ بِنْتٍ لِخَبَّابٍ رضی الله عنه قَالَتْ: خَرَجَ خَبَّابٌ فِي سَرِيَّةٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَاهَدُنَا حَتَّى كَانَ يَحْلُبُ عَنْزًا لَنَا فَكَانَ يَحْلُبُهَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا فَكَانَتْ تَمْتَلِيءُ حَتَّى تَطْفَحَ قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمَ خَبَّابٌ حَلَبَهَا فَعَادَ حِلَابُهَا إِلَى مَا كَانَ، فَقُلْنَا لِخَبَّابٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَحْلُبُهَا حَتَّى تَمْتَلِيءَ جَفْنَتُنَا فَلَمَّا حَلَبْتَهَا نَقَصَ حِلَابُهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت خباب کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں: حضرت خباب ایک سریہ میں (جہاد کے لئے) نکلے رسول اللہ ﷺ ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ

۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۱۱، الرقم: ۲۱۱۰۸، ۶/۳۷۲، الرقم: ۲۷۱۴۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۲۲، الرقم: ۳۱۷۶۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۱۸۷، الرقم: ۴۶۰، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۶/۲۷، الرقم: ۳۲۰۷۔ ۳۲۰۸، وابن راهويه في المسند، ۵/۲۳۶، الرقم: ۲۳۸۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۸/۲۹۰، وابن السري في الزهد، ۲/۴۰۹، الرقم: ۷۹۴، والعسقلاني في الإصابة، ۷/۶۷۲، الرقم: ۱۱۲۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۳۱۲۔

ہماری بکری کا دودھ بھی دوہتے تھے۔ آپ ایک بڑے برتن میں دودھ دیتے تھے اور وہ برتن بھر جاتا یہاں تک کہ چھلکنے لگتا تھا۔ بیان کرتی ہیں: جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ واپس آئے اور دودھ دوہا تو اس کا دودھ جتنا تھا اتنا واپس لوٹ آیا۔ ہم نے حضرت خباب سے کہا: رسول اللہ ﷺ اس کو دوہتے تھے تو ہمارا برتن بھر جاتا تھا۔ جب آپ نے دوہا ہے تو اس کا دودھ کم ہوگیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ ان دونوں کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۸۰/ ۲۹. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ أَنْسَی الْقُرْآنَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَنْسَی الْقُرْآنَ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: أُخْرُجْ یَا شَیْطَانُ، مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدُ أُرِیْدُ حِفْظَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالنُّمَیْرِيُّ.

’’حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (جو) قرآن (میں سے یاد کرتا) بھول جاتا۔ تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر اپنا دستِ اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان! عثمان کے سینہ سے نکل جا (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔‘‘

۲۹: أخرجه الطبراني في المعجم الکبیر، ۹/ ۴۷، الرقم: ۸۳۷۴، والنمیري في أخبار المدینة، ۱/ ۲۷۴، الرقم: ۸۷۷، والحارث في المسند، ۲/ ۹۳۲، الرقم: ۱۰۲۸، والهیثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۳۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور نمیری نے روایت کیا ہے۔

۱۸۱/ ۳۰. عَنْ حَشْرَجِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَشْرَجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ: أَصَابَتْنِي رَمْيَةٌ فِي وَجْهِي وَأَنَا أُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا سَالَتِ الدِّمَاءُ عَلَى وَجْهِي وَلِحْيَتِي وَصَدْرِي، تَنَاوَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَسلَتَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِي وَصَدْرِي إِلَى ثُنْدُوَتِي ثُمَّ دَعَا لِي قَالَ حَشْرَجُ: فَكَانَ يُخْبِرُنَا بِذَلِكَ عَائِذٌ فِي حَيَاتِهِ فَلَمَّا هَلَكَ وَغَسَلْنَاهُ نَظَرْنَا إِلَى مَا كَانَ يَصِفُ لَنَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى مُنْتَهَى مَا كَانَ يَقُوْلُ لَنَا مِنْ صَدْرِهِ فَإِذَا غُرَّةٌ سَائِلَةٌ كَغُرَّةِ الْفَرَسِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

’’حضرت حشرج بن عبد اللہ بن حشرج نے بذریعہ والد اپنے دادا سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ حنین کے روز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک تھا کہ ایک تیر میرے چہرے پر آ کر لگا اور جب خون میرے چہرے، داڑھی اور چھاتی تک بہنے لگا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر قریب کیا اور اپنے دست مبارک سے میرے چہرے داڑھی اور چھاتی سے خون صاف کیا پھر آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ حضرت حشرج بیان کرتے ہیں کہ عائذ انہیں اپنی زندگی میں یہ واقعہ سنایا کرتے تھے جب وہ فوت ہوگئے تو ہم نے انہیں غسل دیا اور ہم نے اس ساری

۳۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۶۷۷، الرقم: ۶۴۸۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/ ۲۰، الرقم: ۳۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۸/ ۲۳۸، الرقم: ۲۸۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۴۱۲۔

جگہ کو دیکھا جس کے بارے میں وہ بیان کرتے تھے کہ وہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے انہیں مس کیا تھا تو وہ جگہ (دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے) اس طرح چمکدار تھی جس طرح گھوڑے کی پیشانی چمکدار ہوتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

۱۸۲/ ۳۱. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْزَأَةَ رضي الله عنها أَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ رضی الله عنه كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، إِذَا قَعَدَ أَرْسَلَهَا، فَتَبْلُغُ الْأَرْضَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَحْلِقَهَا حَتَّى أَمُوْتَ فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتَّى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت صفیہ بنت مجزاۃ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ ابو محذورہ کے سر کے بالوں کے اگلے حصے میں ایک طویل لٹ تھی۔ جب وہ بیٹھتے تھے تو اسے نیچے چھوڑ دیتے تھے اور وہ لٹ زمین تک پہنچ جاتی تھی۔ لوگ ان سے کہتے تھے: آپ اسے منڈواتے کیوں نہیں؟ تو وہ فرماتے: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ان بالوں پر اپنا دست شفقت پھیرا تھا پس میں ان بالوں کو اپنی موت تک نہیں کٹواؤں گا پس انہوں نے اپنی موت تک انہیں نہیں کٹوایا۔‘‘

۳۱: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۵۸۹، الرقم: ۶۱۸۱، والبخاري في التاريخ الكبير، ۴/ ۱۷۷، الرقم: ۲۴۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/ ۱۷۶، الرقم: ۶۷۴۶، وابن حبان في الثقات، ۴/ ۳۸۶، الرقم: ۳۴۸۹، والمزي في تهذيب الكمال، ۳۴/ ۲۵۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۳/ ۱۱۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/ ۱۶۵۔

اس حدیث کو امام حاکم، بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۳/۳۲. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كُنْتُ أَصْحَابِ الصُّفَةِ فَشَكَى أَصْحَابِي الْجُوْعَ فَقَالُوْا: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ، فَاسْتَطْعِمْ لَنَا فَأَتَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَصْحَابِي يَشْكُوْنَ الْجُوْعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ، هَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا عِنْدِي إِلَّا فُتَاتُ خُبْزٍ قَالَ: هَاتِيْهِ، فَجَاءَتْ بِجِرَابٍ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِصَحْفَةٍ، فَأَفْرَغَ الْخُبْزَ فِي الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يُصْلِحُ الثَّرِيْدَ بِيَدَيْهِ وَهُوَ يَرْبُوْ حَتَّى امْتَلَأَتِ الصَّحْفَةُ فَقَالَ: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ فَجِئْ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ وَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِي وَأَنَا عَاشِرُهُمْ فَقَالَ: اجْلِسُوْا خُذُوْا بِسْمِ اللهِ خُذُوْا مِنْ حَوَالَيْهَا وَلَا تَأْخُذُوْا مِنْ أَعْلَاهَا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْحَدِرُ مِنْ أَعْلَاهَا فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا وَفِي الصَّحْفَةِ مِثْلُ مَا كَانَ فِيْهَا ثُمَّ جَعَلَ يُصْلِحُهَا بِيَدِهِ وَهِيَ تَرْبُوْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ فَجِئْ بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ قَالَ: اجْلِسُوْا، فَجَلَسُوْا، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا قَالَ: اذْهَبْ فَجِئْ

۳۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸۶/۲۲، الرقم: ۲۰۸، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۲/۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۲۳/۲۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۰۵/۸۔

بِعَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِکَ فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ بِعَشْرَةٍ، فَفَعَلُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ: هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، عَشْرَةٌ قَالَ: اذْهَبْ فَجِئْ بِهِمْ، فَذَهَبْتُ، فَجِئْتُ بِهِمْ فَقَالَ: اجْلَسُوْا فَجَلَسُوْا، فَأَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ قَامُوْا وَبَقِيَ فِي الصَّحْفَةِ مِثْلَ مَا کَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا وَاثِلَةُ، اذْهَبْ بِهٰذَا إِلٰی عَائِشَةَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ کُلَّهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں اصحابہ صفہ میں سے تھا۔ میرے دوستوں نے بھوک کی شکایت کی اور کہنے لگے: اے واثلہ! حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ اور ہمارے لیے کھانا طلب کرو۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے دوست بھوک کی شکایت کرتے ہیں (پس انہیں کچھ کھانے کے لیے دیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند ٹکڑوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی ٹکڑے لے آؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا توشہ دان لے آئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک تھال منگوایا اور روٹی کے ان ٹکڑوں کو اس تھال میں ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے ثرید بنانے لگے اور وہ بڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ تھال بھر گئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے واثلہ! جاؤ اور اپنے دس ساتھیوں کو لے آؤ اور تم ان میں سے دسویں ہو۔ پس میں گیا اور دس ساتھیوں کو لایا اور میں ان میں سے دسواں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو اور بسم اللہ پڑھ کر ارد گرد سے کھانا کھاؤ اور اوپر سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت اوپر سے نیچے اترتی ہے۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے، پھر وہ کھڑے ہوئے اور تھال میں کھانا اتنا

ہی تھا جتنا (کھانے سے) پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ اسے اپنے دستِ مبارک سے درست کرنے لگے اور یہ بڑھنے لگا یہاں تک کہ تھال بھر گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے واثلہ! جاؤ اور اپنے دوستوں میں سے دس کو لے آؤ پس میں گیا اور دس کو لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو! پس وہ بیٹھ گئے انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے پھر وہ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنے دوستوں میں سے دس کو لاؤ۔ پس میں گیا اور دس افراد کو لایا پس انہوں نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا کوئی شخص باقی رہ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: دس رہ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کو بھی لاؤ، پس میں گیا اور ان کو بھی لایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا، پھر وہ کھڑے ہوئے (اور چلے گئے) اور ٹرے میں اتنا ہی کھانا تھا جتنا پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے واثلہ! اس کھانے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس مکمل حدیث کو امام طبرانی نے دو سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۸۴/۳۳. عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْجُوْعَ، فَخَرَجْتُ حَتَّى أُمِّ سُلَيْمٍ. وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه كَانَتْ تَحْتَ مَالِکٍ أَبِي أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، إِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَکِ مِنْ

۳۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۷/۳، الرقم: ۱۴۲۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۰۳/۵، الرقم: ۴۷۲۹، وفي المعجم الأوسط، ۱۵۲/۳، الرقم: ۲۷۶۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۰۶/۸۔

شَيءٍ؟ قَالَتْ: عِنْدِي شَيءٌ وَأَشَارَتْ بِكَفِّهَا فَقُلْتُ لَهَا: اصْنَعِي وَإِنْعَمِي فَأَرْسَلْتُ أَنَسًا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: سَارَّهُ فِي أُذُنِهِ وَادْعُهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ أَنَسٌ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا رَجُلٌ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْسَلَکَ أَبُوْکَ يَدْعُوْنَا يَا بُنَيَّ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: اذْهَبُوْا بِسْمِ اللهِ قَالَ: فَأَدْبَرَ أَنَسٌ يَشْتَدُّ حَتَّى أَتَى أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ: هَذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أَتَاکَ النَّاسُ قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عِنْدَ الْبَابِ عَلَى مُسْتَرَاحِ الدَّرْجَةِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَاذَا صَنَعْتَ بِنَا إِنَّمَا عَرَفْتُ فِي وَجْهِکَ الْجُوْعَ، فَصَنَعْنَا لَکَ شَيْئًا تَأْكُلُهُ قَالَ: ادْخُلْ وَأَبْشِرْ قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللهِ فَجَمَعَهَا فِي الصَّحْفَةِ بِيَدِهِ ثُمَّ أَصْلَحَهَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ؟ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْأُدْمَ. قَالَ: فَأَتَوْهُ بِعُكَّتِهِمْ فِيْهَا شَيءٌ أَوْ لَيْسَ فِيْهَا شَيءٌ. فَقَالَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ: فَاسْكُبْ مِنْهَا السَّمْنَ ثُمَّ قَالَ: أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشْرَةً عَشْرَةً (وفي رواية الطبراني: وَهُمْ زُهَاءَ مِائَةٍ) فَأَكَلُوْا كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْفَضْلِ الَّذِي فَضَلَ: كُلُوْا أَنْتُمْ وَعِيَالُكُمْ فَأَكَلُوْا وَشَبِعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر بھوک دیکھی پس میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گیا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے ام سلیم! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہر مبارک پر بھوک کے آثار

دیکھے ہیں کیا آپ کے پاس (کھانے والی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: میرے پاس کچھ ہے اور اپنی ہتھیلی کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے ان سے کہا: تیار کرو اور خوش رہو (اور پریشان نہ ہو) میں (کھانا تیار ہونے کے بعد) حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا اور کہا: آپ ﷺ کے گوش مبارک میں راز داری سے کہیں اور صرف آپ ان کو بلا لائیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص خیر لایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والد نے تمہیں ہمیں بلانے کے لیے بھیجا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر جاؤ راوی کہتے ہیں: پس حضرت انس رضی اللہ عنہ گرفتہ دل کے ساتھ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس لوگوں کو لائے ہیں۔ (حضرت ابو طلحہ کہتے ہیں) میں نکلا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دروازے کے پاس پائیدان پر دیکھا میں نے (پریشانی کی حالت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے ساتھ کیا کر دیا (یعنی اتنے مہمانوں کی مہمان نوازی کیسے کریں گے؟) میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھے تو ہم نے صرف آپ کے لیے کچھ تیار کیا تاکہ آپ اسے تناول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے (ہماری پریشانی بھانپتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اندر داخل ہو اور خوش ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کھانے کو پکڑا اور اپنے دستِ مبارک سے اسے تھال میں اکٹھا فرمایا، پھر اسے درست فرمایا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس سالن ہے؟ وہ اپنا گھی کا مشکیزہ لائے (یہ معلوم نہیں کہ) اس میں کوئی چیز تھی یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اس سے گھی نچوڑو پھر فرمایا: میرے پاس دس دس آدمی لاؤ۔ (اور طبرانی کی روایت میں ہے۔ اور وہ افراد سو کے قریب تھے) پس ان سب نے سیر ہو کر کھایا اور بچے ہوئے کھانے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کھانے کو تم اور تمہارے اہلِ خانہ کھا لیں۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ ان دونوں کے راوی صحیح حدیث کے ہیں۔

۱۸۵/ ۳۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَخْطَأَنِي الْعِشَاءُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْطَأَنِي أَنْ يَدْعُوَنِي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِنَا، فَصَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَنَامَ فَلَمْ أَقْدِرْ وَأَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فَلَمْ أَقْدِرْ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فَصَلَّى ثُمَّ اسْتَنَدَ إِلَى السَّارِيَةِ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي إِلَيْهَا فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْطَأَکَ الْعِشَاءُ مَعَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَقُلْ: هَلُمُّوْا الطَّعَامَ الَّذِي عِنْدَكُمْ، فَأَعْطُوْنِي صَحْفَةً فِيْهَا عَصِيْدَةٌ بِتَمْرٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي: أُدْعُ لِي أَهْلَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اَلْوَيْلُ لِي مِمَّا أَرَى مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَالْوَيْلُ لِي مِنَ الْمَعْصِيَةِ، فَآتِي الرَّجُلَ وَهُوَ نَائِمٌ فَأُوْقِظُهُ وَأَقُوْلُ أَجِبْ وَآتِي الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَأَقُوْلُ أَجِبْ حَتَّى اجْتَمَعُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهَا وَغَمَزَ نَوَاحِيَهَا وَقَالَ: كُلُوْا بِسْمِ اللهِ، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَأَكَلْتُ حَتَّى شَبِعْتُ فَقَالَ: خُذْهَا يَا أَبَا هِرٍّ، فَارْدُدْهَا إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ فَمَا فِي آلِ مُحَمَّدٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ غَيْرُهُ، أَهْدَاهَا إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَخَذْتُ الصَّحْفَةَ، فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا هِيَ كَهَيْئَتِهَا حِيْنَ

۳۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۲۴۰، الرقم: ۷۳۸۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۳۰۸۔

وَضَعْتُهَا إِلَّا أَنَّ فِيهَا آثَارَ خُطُوطِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میری عشاء کی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پڑھنے سے رہ گئی اور میرے دوستوں میں سے بھی کسی نے مجھے (نماز کے لئے) نہیں بلایا۔ میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر سونے کا ارادہ کیا مگر میں سو نہ سکا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز پڑھوں مگر میں نماز نہ پڑھ سکا۔ اس دوران میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کے پاس ایک آدمی دیکھا تو میں اس کے پاس آیا۔ دیکھا تو وہ رسول اکرم ﷺ تھے جو نماز ادا فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی پھر اس ستون کے ساتھ ٹیک لگائی جس کی طرف آپ ﷺ منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت ابو ہریرہ ہیں۔‘‘ میں نے کہا: ’’جی آقا میں ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات تمہاری عشاء ہمارے ساتھ رہ گئی۔ میں نے عرض کیا: جی آقا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہمارے) گھر جاؤ اور کہو: جو کھانا تمہارے پاس ہے وہ کھانا لاؤ۔ پس انہوں نے مجھے ایک تھال دی جس میں کھجوروں کا حلوہ تھا۔ میں وہ ٹرے لے کر بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اہلِ مسجد کو بلا لاؤ۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: میرے لئے مصیبت ہے جو میں کھانے کی قلت دیکھ رہا ہوں اور میرے لئے (نہ بلانے کی) نافرمانی میں بھی مصیبت ہے۔ پس میں (صحابہ صفہ میں سے) ایک صاحب کے پاس آتا اور وہ سویا ہوتا۔ میں اسے جگاتا اور اسے کہتا دعوت میں شرکت کے لئے آؤ۔ اور پھر کسی اور آدمی کے پاس آتا تو وہ نماز پڑھ رہا ہوتا تو میں کہتا: دعوت میں شرکت کے لئے آؤ۔ یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ پس آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں اور اس کے اردگرد کو ہاتھ لگایا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر

کھاؤ۔ پس انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے اور میں نے بھی کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! اس (کھانے) کو پکڑو اور آلِ محمد کو واپس لوٹا کر آؤ کیونکہ آلِ محمد ﷺ کے پاس اس کے سوا کوئی کھانے کی چیز نہیں جسے وہ کھا سکیں۔ یہ کھانا بھی ایک انصاری نے ہدیہ دیا ہے۔ پس میں نے تھال کو پکڑا اور اسے اٹھایا تو دیکھا تو یہ اسی حالت میں تھا جس حالت میں میں نے اسے رکھا تھا مگر اس میں حضور نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے نشانات تھے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۸۶/ ۳۵. عَنْ صَفِيَّةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ فَقَالَ: أَعِنْدَکِ يَا بِنْتَ حُيَيٍّ شَيئٌ؟ فَإِنِّي جَائِعٌ فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَحِيْنٍ قَالَ: فَأَسْخِنِيْهِ قَالَتْ: فَجَعَلْتُهُ فِي الْقِدْرِ وَأَنْضَجْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ نَضَجَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: أَتَعْلَمِيْنَ فِي نَحْيِ بِنْتِ أَبِي بَکْرٍ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: مَا أَدْرِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَتْ: فَذَهَبَ هُوَ بِنَفْسِهِ حَتَّی أَتَی بَيْتَهَا فَقَالَ: فِي نَحْيِکِ يَا ابْنَةَ أَبِي بَکْرٍ شَيئٌ؟ قَالَتْ: لَيْسَ فِيْهِ إِلَّا قَلِيْلٌ، فَجَاءَ بِهِ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَعَصَرَ حَافَتَهُ فِي الْقِدْرِ حَتَّی رَأَيْتُ الَّذِي يَخْرُجُ مَوْضِعَ يَدِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ ثُمَّ دَعَا بِالْبَرَکَةِ فَقَالَ: ادْعِي أَخَوَاتِکِ، فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُنَّ يَجِدْنَ مِثْلَ مَا أَجِدُ،

۳۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٦٢، الرقم: ٦٣٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٣٠٩۔

فَدَعَوْتُهُنَّ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا ثُمَّ جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَدَخَلَ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَتْ: فَأَكُلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَفَضَلَ عَنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ایک دن میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اے بنت حُیَی! مجھے بھوک لگی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی کھانے والی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نہیں، میرے پاس کھانے والی کوئی چیز نہیں سوائے ایک مُد (یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو) آٹے کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے پکاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور اسے پکایا پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ پک گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بنت ابی بکر (یعنی حضرت عائشہ) کے گھی کے مشکیزے کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے علم نہیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ ان کے حجرے میں بذات خود تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ابو بکر کی صاحبزادی! آپ کے مشکیزے میں کوئی شے ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں تھوڑا سا (گھی) ہے۔ آپ ﷺ بذات خود اس مشکیزے کو لے کر آئے اور اس کے کنارے کو ہنڈیا میں نچوڑا یہاں تک کہ میں نے وہ (گھی) دیکھا جو آپ کے ہاتھ کی جگہ سے نکل رہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہنوں کو بلاؤ، مجھے علم ہے وہ بھی (بھوک) محسوس کر رہی ہیں جو میں محسوس کر رہا ہوں۔ پس میں نے ان کو بلایا اور ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اجازت چاہی پھر داخل ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر کوئی اور آدمی آیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان سب نے سیر ہو کھایا اور ان سے بچ بھی گیا۔‘‘

اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٨٧/٣٦. عَنْ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ السَّكُوْنِيِّ ﷺ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَانِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرُّوْا بِرَاعٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ مِنْ شَاةٍ ضَرَبَهَا الْفَحْلُ ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ هَاهُنَا شَاةٌ قَدْ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ قَالَ: ائْتِنِي بِهَا، فَأَتَاهُ بِهَا، فَمَسَحَ ضَرْعَهَا وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ فَحَلَبَ، فَسَقَى أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ حَلَبَ، فَسَقَى الرَّاعِيَ ثُمَّ حَلَبَ فَشَرِبَ فَقَالَ لَهُ: تَاللهِ، مَا رَأَيْتُ مِثْلَکَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنْ أَخْبَرْتُکَ تَكْتُمُ عَلَيَّ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَزْعَمُ قُرَيْشٌ أَنَّکَ صَابِئٌ قَالَ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ ذٰلِکَ قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ وَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى مَا فَعَلْتَ إِلَّا رَسُوْلٌ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَتَّبِعُکَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ إِنَّا قَدْ ظَهَرْنَا فَأْتِنَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا ظَهَرَ بِالْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى مُخْتَصَرًا، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ وَسَنَدُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت قیس بن نعمان سکونی ﷺ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے ساتھ قریش سے چھپتے ہوئے چلے۔ وہ ایک

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٤٣/١٨، الرقم: ٨٧٤، وأبو يعلى في المسند، ١٠٦/١، الرقم: ١١٤۔ ١١٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٣٦٢/٨، الرقم: ٧٢٦، وفي الإصابة، ٥٠٥/٥، الرقم: ٧٢٤٨، والمزي في تهذيب الكمال، ٨٥/٢٤، الرقم: ٤٩٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣١٢/٨۔

چرواہے کے پاس سے گزرے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی دودھ دینے والی بکری ہے اس نے کہا: نہیں لیکن یہاں ایک بکری ہے جو کمزوری کے باعث پیچھے رہ گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ وہ چرواہا اس کو آپ کے پاس لایا۔ پس آپ ﷺ نے اس کے تھن پر دستِ مبارک پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر اس سے دودھ دوہا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پلایا، پھر دودھ دوہا اور چرواہے کو پلایا پھر دودھ دوہا اور خود نوش فرمایا۔ چرواہے نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے آپ جیسا (عظیم المرتبت شخص) کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تمہیں خبر دوں تو تم اس بات کو راز میں رکھوگے۔ اس چرواہے نے کہا: جی ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اس نے کہا: آپ وہی ہستی ہیں جن کے بارے میں قریش خیال کرتے ہی کہ وہ بے دین ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی بات کہتے ہیں۔ چرواہے نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو کام آپ نے کیا ہے اس پر ایک رسول کے سوا کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا۔ پھر اس نے کہا: میں آپ کی پیروی کروں گا تو اس کو حضور نبی اکرم ﷺ نے کہا: آج نہیں لیکن جب تم سنو کہ ہم غالب آ گئے ہیں تو ہمارے پاس آنا۔ بس یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پر غالب آ گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو یعلی نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي التَّبَرُّکِ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا صِلَةٌ بِذَاتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلقہ چیزوں سے حصولِ برکت﴾

١٨٨/١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰی بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّکُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (نو مولود) بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ انہیں برکت کی دعا دیتے اور (اپنے لعابِ دہن مبارک سے) گھٹی دیتے۔''

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤسهم، ٥/٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/١٦٩١، الرقم: ٢١٤٧، وفي كتاب: الطهارة، باب: حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم: ٢٨٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤/٣٢٨، الرقم: ٥١٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٧، الرقم: ٢٣٤٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢١٢، الرقم: ٢٥٨١٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/٢٠٨، الرقم: ١٣٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٨/٨٨، الرقم: ٤٦٢٣، وابن أبي الدنيا في العيال، ١/٣٤٥، الرقم: ١٨٣، وقال: حديث صحيح۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲/۱۸۹. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ قُبَاءَ، فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ، ثُمَّ دَعَا لَهُ، فَبَرَّکَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ، فَفَرِحُوْا بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا، لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ: إِنَّ الْيَهُوْدَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ، فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اَسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے شکم مبارک میں تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں سے تھی۔ پس میں مدینہ منورہ پہنچ گئی اور قبا میں ٹھہری تو ان کی ولادت قبا میں ہوگئی۔ تو میں انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العقيقة، باب: تسمية المولود غداة يولد عنه وتحنيكه، ۵/۲۰۸۱، الرقم: ۵۱۵۲، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ، ۳/۱۴۲۲، الرقم: ۳۶۹۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ۳/۱۶۹۱، الرقم: ۲۱۴۶، والبخاري في التاريخ الكبير، ۵/۶، الرقم: ۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۲۰۴، الرقم: ۱۱۹۲۷، وفي المدخل إلى السنن الكبرى، ۱/۱۵۵، الرقم: ۱۳۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۸/۱۵۲، والعسقلاني في الإصابة، ۴/۹۱۔

میں حاضر ہوگئی اور انہیں آپ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی اور اسے چبا کر حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعابِ دہن مبارک تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کے ساتھ انہیں گھٹی دی اور ان کے لئے دعا کرکے مبارک باد دی اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہونے والا یہ سب سے پہلا بچہ تھا۔ پس اس کی پیدائش پر مسلمانوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا کیونکہ یہ افواہ عام پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے (مسلمانوں پر) جادو کر رکھا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۹۰. عَنْ أَبِي مُوْسَی رضی الله عنه قَالَ وُلِدَ لِي غُـلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَکَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَکَانَ أَکْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوْسَی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نام

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العقيقة، باب: تسمية المولود غداة يولد لمن لم يعق عنه وتحنيکه، ٥/٢٠٨١، الرقم: ٥١٥٠، وفي کتاب: الأدب، باب: من تسمی بأسماء الأنبياء، ٥/٢٢٩٠، الرقم: ٥٨٤٥، ومسلم في الصحيح، کتاب: الآداب، باب، استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله إلی صالح يحنکه، ٣/١٦٩٠، الرقم: ٢١٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٧، الرقم: ٢٣٤٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٩، الرقم: ١٩٥٨٨، وأبو يعلی في المسند، ١٣/٣٠٢، الرقم: ٧٣١٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٩٢، الرقم: ٨٤٠۔

ابراہیم رکھا اور کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا یہ حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٩١/ ٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ أَتَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا رضی الله عنه قَمِيْصًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُوْ هَارُوْنَ: وَكَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَمِيْصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلْبِسْ أَبِي قَمِيْصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيْصَهُ مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن اُبی کی قبر پر تشریف لے گئے جبکہ اسے گڑھے میں داخل کر دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا تو اسے باہر نکالا گیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يخرج الميت من القبر واللحد لعلة، ١/ ٤٥٣، الرقم: ١٢٨٥، وفي كتاب: اللباس، باب: لبس القميص، ٥/ ٢١٨٤، الرقم: ٥٤٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/ ٢١٤٠، الرقم: ٢٧٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أخراج الميت من اللحد بعد أن يوضع فيه، ٤/ ٨٤، الرقم: ٢٠١٩، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ٤٥٨، الرقم: ١٩٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٣٨٠، والعيني في عمدة القاري، ٨/ ١٦٤، ٢١/ ٣١٠۔

پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص اسے پہنائی۔ حضرت سفیان سے روایت ہے کہ حضرت امام ہارون نے فرمایا: اس وقت رسول اللہ ﷺ کے اوپر دو قمیصیں تھیں۔ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنایئے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس لیے عبد اللہ بن اُبی کو اپنی قمیص پہنائی کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو جائے۔ (جو کہ اس نے غزوہ اُحد کے دن آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیض بطور کفن دے کر کیا تھا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵/۱۹۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ رب العزت کے نام سے (شفاء طلب کر رہا ہوں)، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا مل جاتی ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقْيَةِ النَّبِي ﷺ، ۵/۲۱٦۸، الرقم: ۵٤۱٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ٤/۱۷۲٤، الرقم: ۲۱۹٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤/۱۲، الرقم: ۳۸۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/۳٦۸، الرقم: ۷۵۵۰، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ۲/۱۱٦۳، الرقم: ۳۵۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/۹۳، الرقم: ۲٤٦٦۱۔

١٩٣/٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی جیسی خوشبو تھی ایسی خوشبو مشک میں تھی نہ عنبر میں، نہ ہی کسی اور چیز میں، اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم سے زیادہ ملائم دیباج کو پایا نہ حریر کو، (یہ ریشم کی اقسام ہیں)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٩٤/٧. وفي رواية عنه للبخاري: قَالَ: وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيْرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيْرَةً

٦-٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الصوم، باب ما يذكر من صوم النبي وإفطاره ﷺ، ٦٩٦/٢، الرقم: ١٨٧٢، وفي كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ، ١٣٠٦/٣، الرقم: ٣٣٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ولين مسه والتبرك بمسحه، ١٨١٤/٤-١٨١٥، الرقم: ٢٣٣٠، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في خلق النبي ﷺ، ٣٦٨/٤، الرقم: ٢٠١٥، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠٧/٣، ٢٠٠، ٢٢٧-٢٢٨، ٢٧٠، الرقم: ١٢٠٦٧، ١٣٠٩٦، ١٣٣٩٨، ١٣٤٠٥، ١٣٨٧٨، وابن حبان في الصحيح، ٢١١/١٤، الرقم: ٦٣٠٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١٥/٦، الرقم: ٣١٧١٨، وأبو يعلى في المسند، ٤٠٥/٦، ٤٦٣، الرقم: ٣٧٦١-٣٧٦٢، ٣٨٦٦.

أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ فرمایا: اور میں نے کسی دیباج یا ریشم کو مَس نہیں کیا جو حضور نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور نہ مشک وغیرہ کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر تھی۔‘‘

۱۹۵/۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ تَمْرَةً، فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيْهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا، وہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ انہیں بارگاہ نبوت میں لایا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے حضرت عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو (بابرکت) چیز حضرت عبد اللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا لعابِ دہن مبارک ہے۔‘‘

اس حدیث کو حضرت امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۹۶/۹. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ

:۸ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱٤۲۳، الرقم: ۳٦۹۸۔

:۹ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ۲/۹۷٤، الرقم: ۲۵۸۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۲۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۲۱٦، الرقم: —

عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَه ......الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (کے معمولاتِ تعظیم مصطفیٰ ﷺ) دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس حکم کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک

.... ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠۔

دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہوئے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ پانی اسے مل جائے) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام ﷡ اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے انتہائی پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے شان و شوکت والے) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ کرام ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی صحابی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ ان کے وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت درجہ تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٧/١٠. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ ﷛ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فضلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ٨١/١، الرقم: ١٨٦، وفي كتاب: العلم، باب: متى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ، ٤١/١، الرقم: ٧٧، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ لِلصِّبيَانِ بالبركةِ ومسح رُؤُوسِهِم، ٢٣٣٨/٥٣، الرقم: ٥٩٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٢١/١١، الرقم: ٤٨٧٢، وعبد الرزاق في المصنف، ــ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ - وَهُوَ غُلَامٌ - مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جب یہ بچے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے کنویں کے پانی سے ان کے چہرے پر کلی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ (برکت کے لیے) اس پانی کے حصول پر آپس میں لڑ مرتے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۹۸/۱۱. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ

.... ٥/٣٣٦، الرقم: ٩٧٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٢، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠، وفي شعب الإيمان، ٥/٣٣٣، الرقم: ٦٨٢٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٥١، الرقم: ٥٩٩٣۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب: كيف الرقي، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٨، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٩، الرقم: ٦٥١٠، والروياني في المسند، ٢/٢٤٨، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢/٩٤۔٩٥۔

أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ تو آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ پھونک مار کر دم کیا تو اس کے بعد مجھے پھر کبھی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٩/١٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُوْلَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا، قَالَ: وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه، ٤/١٨١٤، الرقم: ٢٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٢٨، الرقم: ١٩٤٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٧٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/٢٥٣، الرقم: ٤٨٢٩، والسيوطي في الديباج، ٥/٣٢٥۔

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف تشریف لے چلے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرا، اور میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس کی جیسے آپ ﷺ نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠٠/١٣. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ، فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا؟ قَالَتْ: عَرَقُکَ أَدُوفُ بِهِ طِيبِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لایا کرتے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا ایک گدا بچھا دیتی تھیں، آپ ﷺ کو پسینہ مبارک بہت آتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو جمع کر کے خوشبو میں ملا کر بوتلوں میں بھر دیتیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سلیم! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔‘‘

١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ١٨١٦/٤، الرقم: ٢٣٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨٧/٣، الرقم: ١٤٠٩١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤٢٩/٨، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ٨٧/١٥، والجزري في النهاية، ١٤٠/٢، وابن منظور في لسان العرب، ١٠٨/٩۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠١/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيْهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ: هَذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، اور قیلولہ کے لئے آرام فرما ہوگئے، آپ ﷺ کو پسینہ آیا، میری والدہ ایک شیشی لے کر آئیں، اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، تو حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہوگئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے امّ سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا پسینہ مبارک ہے، جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈالیں گے، اور یہ سب سے اچھی خوشبو ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠٢/١٥. وفي رواية: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها عَلَى نِطْعٍ، فَعَرِقَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ

١٤-١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٦، الرقم: ١٢٤١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١١٩، الرقم: ٢٨٩، ٢٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٥٤، الرقم: ١٤٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦١، والفريابي في دلائل النبوة، ١/٥٩، الرقم: ٤٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٩/٣٥٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/٤٢٨۔

اللهِ ﷺ وَأُمُّ سُلَيمٍ تَمْسَحُ الْعَرَقَ فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيمٍ، مَا تَصْنَعِينَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: آخذُ هَذَا لِلْبَرَكَةِ الَّتِي تَخْرُجُ مِنْکَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’اور ایک روایت میں حضرت براء بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرمایا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ پسینہ مبارک پونچھ کر (بوتل میں جمع) کرنے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلیم! تم اسے کیا کرو گی؟ وہ عرض کرنے لگیں: (یا رسول اللہ!) جو پسینہ مبارک آپ کے جسدِ اقدس سے نکلا ہے (اسے بطور خوشبو کے استعمال کروں گی)۔‘‘

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۲۰۳/۱٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه قَالَ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيمٍ رضي الله عنها فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا، وَلَيْسَتْ فِيهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ، فَقِيلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِکِ، عَلَى فِرَاشِکِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِکَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، نَرْجُو بَرَکَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

۱٦: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرک به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢١، الرقم: ١٣٣٤/١٣٣٩.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فورًا) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ (محو استراحت ہیں اور جسدِ اقدس) پسینے میں شرابور ہے اور وہ پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سُلیم نے اپنی (خوشبو کی) بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٠٤/١٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ

www.MinhajBooks.com

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بُلا لیتے ہیں۔‘‘ [آل عمران، ۳: ۶۱] تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٥/١٨. عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيْحِ الطِّيْبِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رات کے وقت (راہ میں اپنے بدن اقدس کی) پاکیزہ خوشبو سے پہچانے جاتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٦/١٩. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا أَوْلَا يَسْلُكُ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ أَوْ قَالَ: مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بھی راستے پر نہیں چلے یا کسی راستے پر نہیں چلتے تھے جس میں کوئی آپ ﷺ کی پیروی کرتا مگر یہ کہ وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستے پر چلے ہیں۔ یا کہا: آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کی مہک سے پہچان لیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٧/٢٠. عَنْ حَبِيْبِ بْنِ جَزْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي حُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي حِيْنَ رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رضی الله عنه فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَالَ

١٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في حسن النبي ﷺ، ٤٥١، الرقم: ٦٥۔

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، باب:في حسن النبي ﷺ، ١/٤٥، الرقم: ٦٦۔

٢٠: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٤٥، الرقم: ٦٣۔

عَلَيَّ مِنْ عَرَقِ إِبِطِهِ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت حبیب بن جزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریش کے ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا، پس جب ان پر پتھر برس رہے تھے تو میں ڈر گیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چپکا لیا تو اس وقت مجھ پر حضور نبی اکرم ﷺ کی بغل مبارک کا پسینہ ٹپکا (خدا کی قسم!) اس پسینۂ مبارک کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۸/۲۱. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا

۲۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأشربة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الرخصة في ذلك، ۴/۳۰۶، الرقم: ۱۸۹۲، وفي الشمائل المحمدية، ۱/۱۷۴، الرقم: ۲۱۲، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأشربة، باب: الشرب قائما، ۲/۱۱۳۲، الرقم: ۳۴۲۳، والبغوي في شرح السنة، ۱۱/۳۷۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۱۵، الرقم: ۸، وفي مسند الشاميين، ۱/۳۶۹، الرقم: ۶۳۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۱۱۸، الرقم: ۶۰۲۴-۶۰۲۵، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۶/۱۳۸، الرقم: ۳۳۶۵، والحميدي في المسند، ۱/۱۷۲، الرقم: ۳۵۴، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۴/۱۹۰۷، الرقم: ۴۰۷۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/۸۴، ۹۲، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۳/۱۹۴، وفي رياض الصالحين، ۱/۲۰۴، الرقم: ۲۰۴، والعيني في عمدة القاري، ۲۱/۱۹۲، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۳/۲۰۰، الرقم: ۱۵۷۷، والصنعاني في سبل السلام، ۳/۱۶۱، والشوكاني في نيل الأوطار، ۹/۸۵، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۰/۱۳۱۔

كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمَ الْقِرْبَةِ تَبْتَغِي بَرَكَةَ مَوْضِعِ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي ’’شَرْحِهِ عَلَی صَحِيْحِ مُسْلِمٍ‘‘ وَفِي ’’الرِّيَاضِ‘‘: وَقَدْ رَوَی التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ رضي الله عنها وَهِيَ أُخْتُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ لِوَجْهَيْنِ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَی فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَطْعُ لِفَمِ الْقِرْبَةِ فَعَلَّتُهُ لِوَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا: أَنْ تَصُوْنَ مَوْضِعًا أَصَابَهُ فَمُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْتَذِلَ وَيَمَسَّهُ كُلُّ أَحَدٍ. وَالثَّانِيُّ: أَنْ تَحْفَظَهُ لِلتَّبَرُّكِ بِهِ وَالِاسْتِشْفَاءِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابو عمرہ ﷺ اپنی دادی جنہیں حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے وہاں ان کے پاس ہی ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو انہوں نے اس مشکیزے کا دہانہ حضور نبی اکرم ﷺ کے منہ مبارک لگنے کی وجہ سے حصول برکت کے لئے کاٹ کر رکھ لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا

ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

’’امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور ریاض الصالحین میں بیان کیا ہے: اور امام ترمذی اور دیگر محدثین نے حضرت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک مشکیزہ جس کے دو منہ تھے اس میں سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ میں نے اس مشکیزہ کے منہ کو کاٹ کر رکھ لیا۔‘‘ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مشکیزے کے منہ کو کاٹ کر رکھنے کے دو اسباب تھے۔ پہلا سبب تو یہ تھا کہ جس جگہ سرکار دو عالم ﷺ کا دہن مبارک لگا تھا اس جگہ کی اس چیز سے حفاظت کی جائے کہ اس جگہ کی کوئی بے ادبی نہ کر سکے اور ہر کوئی نہ چھوئے اور دوسرا یہ کہ وہ اس کے ذریعے تبرک حاصل کریں اور شفا حاصل کریں۔‘‘

٢٠٩/٢٢. عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أَسِيْدٍ السَّاعِدِيِّ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَسِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: وَلَهُ بِئْرٌ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهَا: بِئْرُ بُضَاعَةَ، قَدْ بَصَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ يَشْرَبُهَا وَيَتَيَمَّنُ بِهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ وُثِّقُوْا كُلُّهُمْ.

’’حضرت مالک بن حمزہ بن ابو اسید الساعدی الخزرجی بذریعہ والد اپنے دادا حضرت اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس مدینہ منورہ میں ایک کنواں تھا

٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٦٣، الرقم: ٥٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٢، ٦/٣٢٢، وقال: رواه الطبراني ورجاله وثقوا كلهم، والعيني في عمدة القاري، ١٢/١٤٧۔

جسے بئر بضاعۃ کہا جاتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا تھا تو صحابہ کرام اس کنویں سے پانی پیتے تھے اور اس سے برکت حاصل کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے تمام رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔

٢١٠/٢٣. عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنهم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِمْ أَبُوْ أَسِيْدٍ وَأَبُوْ حَمِيْدٍ، وَأَبُوْ سَهْلِ بْنُ سَعْدٍ رضی الله عنهم يَقُوْلُوْنَ: أَتَی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِئْرَ بُضَاعَةَ، فَتَوَضَّأَ فِي الدَّلْوِ، وَرَدَّهُ فِي الْبِئْرِ، وَمَجَّ فِي الدَّلْوِ مَرَّةً أُخْرَی، وَبَصَقَ فِيْهَا، وَشَرِبَ مِنْ مَائِهَا، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ الْمَرِيْضُ فِي عَهْدِهِ يَقُوْلُ: اغْسِلُوْهُ مِنْ مَاءِ بُضَاعَةَ فَيُغْسَلُ فَكَأَنَّمَا حُلَّ مِنْ عِقَالٍ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَنَحْوَهُ الطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا.

’’حضرت اُبی بن عباس بن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث سنی ہے جن میں حضرت ابو اُسید، ابوحمید اور ابوسہل بن سعد رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ وہ

٢٣-٢٧: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبری، ١/٥٠٣، ٥٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٢٢، الرقم: ٥٧٠٤، والنميري في أخبار المدينة، ١/١٠٣، الرقم: ٤٧٣ـ ٤٧٥، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٥٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٢، والحموي في معجم البلدان، ١/٤٤٢ـ

فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ’’بضاعہ‘‘ کے کنویں پر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ایک ڈول میں پانی لے کر اس سے وضو کیا پھر اس (مستعمل پانی کو برکت کے لئے) اس کنویں میں دوبارہ ڈال دیا پھر اس ڈول کو دوبارہ پانی سے بھر کر نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا اور پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ پھر جب کوئی شخص آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں (بھی) بیمار ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اسے بضاعہ کنویں کے پانی سے غسل دو (چنانچہ جب اس بابرکت پانی سے) اس بیمار کو غسل دیا جاتا تو وہ (اسی وقت) مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور طبرانی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

٢١١/٢٤. وفي رواية: عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ قَدْ طَلَبْتُ الْبِئَارَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَعْذِبُ مِنْهَا وَالَّتِي بَرَكَ فِيْهَا وَبَصَقَ فِيْهَا فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَبَصَقَ فِيْهَا وَبَرَكَ ...... وَكَانَ يَشْرَبُ مِنْ بِئْرِ غَرْسِ بَقَاءٍ وَبَرَكَ فِيْهَا وَقَالَ: هِيَ عَيْنٌ مِنْ عُيُوْنِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مروان بن ابو سعید بن معلّٰی سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان کنوؤں کی تلاش میں رہتا تھا جن سے رسول اللہ ﷺ نے پانی پی کر اور ان میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال کر انہیں شرفِ برکت بخشا تھا۔ آپ ﷺ بضاعہ کے کنویں سے بھی پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک بھی ڈالا تھا اور اس میں برکت فرمائی تھی ...... اور اسی طرح آپ ﷺ نے ’’غُرس بقاء‘‘ کے کنویں سے بھی پانی پیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس میں بھی (اپنے لعابِ دہن مبارک سے) برکت ڈالی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ (اس برکت کی وجہ

سے) یہ کنواں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ (بن گیا) ہے۔‘‘

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٢١٢/٢٥. وذکر العسقلاني في ’’الإصابة‘‘: وَقَالَ الْبَلَاذِرِيُّ فِي تَارِيْخِهِ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَشْرَبُ مِنْ بِئْرِ رُوْمَةَ بِالْعَقِيْقِ وَبَصَقَ فِيْهَا فَعَذُبَتْ.

’’امام عسقلانی نے الاصابۃ میں بیان کیا ہے کہ امام بلاذری نے اپنی تاریخ میں بیان فرمایا ہے: رسول اللہ ﷺ عقیق کے مقام پر رومہ کے کنویں سے پانی پیا کرتے تھے اور اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا تو (اس کی تاثیر سے) یہ (کڑوے پانی کا چشمہ نہایت) شیریں ہو گیا تھا۔‘‘ اسے امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

٢١٣/٢٦. وفي رواية: عَنْ حَارِثَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى بِئْرَ بَنِي أُمَيَّةَ مِنَ الْأَنْصَارِ الْيُسَيْرَةَ وَبَرَّکَ عَلَيْهَا وَتَوَضَّأَ وَبَصَقَ فِيْهَا. رَوَاهُ النُّمَيْرِيُّ.

’’ایک روایت میں حضرت حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار سے بنو امیہ کا جو کنواں تھا، اس کا نام یسیرہ رکھا تھا اور اس کے پانی سے وضو فرما کر اور اس میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈال کر اسے شرفِ برکت بخشا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

٢١٤/٢٧. وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رُقَيْشٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مِنْ بِئْرِ الْأَغْرَاسِ وَأَهْرَقَ بَقِيَّةَ وَضُوْئِهِ فِيْهَا. رَوَاهُ النُّمَيْرِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت سعید بن رقیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ’’اَغراس‘‘ کے کنویں سے بھی وضو فرمایا اور اپنے وضو کے استعمال کا بقیہ پانی (بطورِ تبرک) اسی کنویں میں گرا دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام نمیری نے روایت کیا ہے۔

۲۱۵/۲۸. عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقِيْلُ فِي بَيْتِي فَكُنْتُ أَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ فَيَعْرَقُ فَكُنْتُ آخُذُ سُكًّا فَأَعْجِنُهُ بِعَرَقِهِ. قَالَ مُحَمَّدُ (بْنُ سِيْرِيْنَ): وَاسْتَوْهَبْتُ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها مِنْ ذَلِکَ السُّکِّ فَوَهَبَتْ لِي مِنْهُ قَالَ أَيُّوْبُ: فَاسْتَوْهَبْتُ مِنْ مُحَمَّدٍ يِمِنْ ذَلِکَ السُّکِّ فَوَهَبَ لِي مِنْهُ فَإِنَّهُ عِنْدِي الْآنَ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ مُحَمَّدُ (بْنُ سِيْرِيْنَ) حُنِّطَ بِذَلِکَ السُّکِّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ایوب، امام محمد بن سیرین سے اور وہ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر قیلولہ فرمانے تشریف لایا کرتے تو میں آپ ﷺ کے لئے ایک چمڑے کا بستر بچھا دیتی جس پر آپ ﷺ قیلولہ فرماتے اور جب آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آتا (تو اس پسینہ مبارک کو میں ایک بوتل میں جمع کر لیتی) اور پھر میں خوشبو لیتی اور اسے آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کے ساتھ گوند لیتی۔ امام محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا سے (بطورِ تبرک) اس خوشبو میں سے کچھ مانگی تو انہوں نے مجھے اس میں سے کچھ خوشبو عطا

۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۱۱۹، الرقم: ۲۹۰، وابن سعد في الطبقات الكبری، ۸/۴۲۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/۳۰۷۔

فرمائی۔ حضرت ایوب بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے بھی امام محمد بن سیرین سے اس خوشبو میں سے کچھ مانگی، تو انہوں نے بھی مجھے اس میں سے کچھ خوشبو عطا فرمائی، اور وہ خوشبو اب بھی میرے پاس ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب امام محمد بن سیرین فوت ہوئے تو انہیں اسی خوشبو سے حنوط کیا گیا (یعنی ان کی میت کو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک والی وہی بابرکت خوشبو لگائی گئی)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن سعد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۱٦/۲۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ رضی الله عنه قَالَ: أُصِيْبَتْ عَيْنُ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه يَوْمَ أُحُدٍ فَبَزَقَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن عبید رضی الله عنه اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے دن حضرت ابو ذر رضی الله عنه کی آنکھ ضائع ہوگئی تو اس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک لگایا تو یہ آنکھ (اسی وقت ٹھیک ہوکر) دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہوگئی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۷/۳۰. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

۲۹: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/۱۲۰، الرقم: ۱٥٥۰، وفي المفاريد، ۱/٦٤، الرقم: ٦۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۸۔

۳۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٥، الرقم: ۲۳٥٦۳، ٦/۳۲۸، الرقم: ۳۱۸۰٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/۲٥، الرقم: ۳٥٤٦، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٥/۹۱، الرقم: ۲٦۳٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۲۰۲، الرقم: ۲٦۹، والعسقلاني في الإصابة، ۲/۲۳، الرقم: ۱٥۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۹۸۔

سَلَامَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ أَبِي فُدَيْکٍ حَدَّثَهَا أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْرُنُ جَمَلاً لِي فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَى بَيْضِ حَيَّةٍ، فَأُصِيْبَ بَصَرِي، فَنَفَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، فَأَبْصَرَ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً وَأَنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت عبد العزیز بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے قبیلہ بنو سلامان بن سعد کے ایک آدمی نے اپنی ماں سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے ماموں حضرت حبیب بن ابی فدیک نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد انہیں لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کیونکہ ان کی دونوں آنکھوں میں سفید موتیا تھا اور وہ ان سے کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے ایک اونٹ کے پاؤں کے نچلے حصے پر تیل ملا کرتا تھا پس اس دوران میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا تو اس سے میری بینائی چلی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں پھونک ماری تو وہ (پہلے کی طرح) دیکھنے لگے۔ راوی کہتے ہیں میں نے انہیں دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے جب کہ ان کی عمر اسّی سال تھی اور ان کی آنکھوں میں سفید موتیا بھی تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۸/۳۱. عَنْ سَفِيْنَةَ رضي الله عنه قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِي: خُذْ

۳۱: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ۴/۲۰۹، الرقم: ۲۵۲۴، والبيهقي في السنن الکبری، ۷/۶۷، الرقم: ۱۳۱۸۶، وفي شعب الإيمان، ۵/۲۳۳، —

هَذَا الدَّمَ فَادْفِنْهُ مِنَ الطَّيْرِ وَالدَّوَابِ وَالنَّاسِ، فَتَغَيَّبْتُ فَشَرِبْتُهُ، ثُمَّ سَأَلَنِي أَوْ أُخْبِرَ أَنِّي شَرِبْتُهُ فَضَحِکَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے پھر مجھے حکم فرمایا، یہ خون لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ پر دفن کردو جہاں پرندے، چوپائے اور آدمی نہ پہنچ سکیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جگہ چھپ گیا اور اسے پی لیا پھر آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا یا آپ کو بتایا گیا کہ میں نے اسے پی لیا ہے تو آپ ﷺ (یہ سن کر میری خوش بختی پر) مسکرا پڑے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٢/٢١٩. عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ

.... الرقم: ٦٤٨٩، والطبراني المعجم الکبير، ٨١/٧، الرقم: ٦٤٣٤، والمحاملي في الأمالي، ٤٤١/١، الرقم: ٥٢٦، وابن عدي في الکامل، ٦٤/٢، الرقم: ٢٩٦، ٥٣/٥، الرقم: ١٢٢٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١٥/٢، الرقم: ١١٦٠، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٣٠/١، الرقم: ١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٧٠/٨، وقال: رواه الطبراني والبزار ورجال الطبراني ثقات۔

٣٢-٣٣: أخرجه البيهقي في السنن الکبرى، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٥، والشيباني في الآحاد والمثاني،٤١٤/١، الرقم: ٥٧٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٠٨/٩، الرقم: ٢٦٧، والعسقلاني في الإصابة، ٩٣/٤، وفي تلخيص الحبير، ٣٠/١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ـــ

قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَعْطَانِي دَمَهُ وَقَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهِ لَا يَبْحَثُ عَنْهُ سَبُعٌ أَوْ كَلْبٌ أَوْ إِنْسَانٌ قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَشَرِبْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: صَنَعْتُ الَّذِي أَمَرْتَنِي قَالَ: مَا أَرَاکَ إِلَّا قَدْ شَرِبْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَاذَا تَلْقَى أُمَّتِي مِنْکَ. قَالَ: أَبُوْجَعْفَرٍ: وَزَادَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: فَيَرَوْنَ أَنَّ الْقُوَّةَ الَّتِي كَانَتْ فِي الزُّبَيْرِ رضي الله عنه مِنْ قُوَّةِ دَمِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور (پچھنوں سے نکلنے والا) خون مبارک مجھے عطا فرما کر حکم دیا کہ جا کر اسے کسی ایسی جگہ چھپا دو جہاں اسے درندے، چوپائے وغیرہ یا کوئی آدمی نہ پا سکے۔ (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) پس میں آپ ﷺ سے دور چلا گیا اور دور جا کر اس خون مبارک کو پی لیا پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے ویسے ہی کیا جو آپ نے حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اسے پی لیا ہے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم سے کبھی میرا کوئی امتی (بغض و کینہ) سے نہیں ملے گا۔ ابو جعفر نے کہا کہ بعض محدثین نے ابو سلمہ سے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: پس لوگ دیکھتے تھے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں جو قوت تھی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک کی قوت کی برکت ہی تھی۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... ۳/۳٦٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/۱۸٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ۱/۲۷۳، والمناوي في فيض القدير، ۵/۱۹۸۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢٢٠/٣٣. وفي رواية: أَنَّهُ أَتَی النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، اِذْهَبْ بِهَذَا الدَّمِ فَأَهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ، فَلَمَّا بَرَزَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَمَدَ إِلَی الدَّمِ فَشَرِبَهُ، (فَلَمَّا رَجَعَ) فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ: جَعَلْتُهُ فِي أَخْفَی مَكَانٍ ظَنَنْتُ إِنَّهُ يَخْفَی عَلَی النَّاسِ، قَالَ: لَعَلَّكَ شَرِبْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَلِمَ شَرِبْتَ الدَّمَ؟ وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَالْمَقْدَسِيُّ.

’’ایک اور روایت میں ہے کہ وہ (یعنی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اس وقت آپ ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عبد اللہ! اس خون کو لے جاؤ اور اسے کسی ایسی جگہ بہا دو جہاں اسے کوئی دیکھ نہ سکے۔ پس جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی (ظاہری) نگاہوں سے پوشیدہ ہوئے تو خون مبارک پینے کا ارادہ کیا اور اسے پی لیا (اور جب واپس پلٹے) تو سرکار دوعالم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے عبد اللہ! تم نے اس خون کا کیا کیا؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے اسے ایسی خفیہ جگہ پر رکھا ہے کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ (ہمیشہ) لوگوں سے مخفی رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یقیناً اسے پی لیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور تو نے خون کیوں پیا؟ (آج کے بعد دوزخ کی آگ تجھ پر حرام ہے۔‘‘

اسے امام شیبانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

٢٢١/٣٤. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما تَقُوْلُ لِلْحُجَّاجِ:

٣٤-٣٥: أخرجه الدار قطني في السنن، ١/٢٢٨، الرقم: ٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣٠، وابن غطريف في الجزء، ١/١٠٤، الرقم: ٦٥، وابن ــ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَدُفِعَ دَمُهُ إِلَى ابْنِي فَشَرِبَهُ. فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَصُبَّ دَمَکَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَمَسُّکَ النَّارُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْکَ وَوَيْلٌ لَکَ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حاجیوں سے فرمایا کرتی تھیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے۔ (اور پچھنوں سے نکلنے والا) خون مبارک آپ ﷺ نے میرے بیٹے کو عطا فرمایا (تاکہ وہ اسے کہیں دفن کر دیں تو) انہوں نے اس خون مبارک کو پی لیا پس اسی وقت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے (اس خون کا) کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں آپ کا خون مبارک زمین پر انڈیل دوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یہ مقدس خون پی جانے کے بعد اب) تمہیں دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی اور (پھر) ان کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: تو لوگوں (کو تکلیف) دینے سے محفوظ ہو گیا اور لوگ تجھ سے (تکلیف پانے سے) محفوظ ہو گئے۔‘‘

اسے امام دار قطنی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٢٢/ ٣٥. وفي رواية: عَنْ كَيْسَانَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: دَخَلَ سَلْمَانُ رضي الله عنه عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَإِذَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ

.... عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٠/ ٢٣٣، ٢٨/ ١٦٢-١٦٣، والعسقلاني في الإصابة، ٤/ ٩٣، وفي تلخيص الحبير، ١/ ٣٠-٣١، الرقم: ١٨، والخطابي في غريب الحديث، ١/ ٣١٥۔

رضي الله عنهما مَعَهُ طَسْتٌ يَشْرَبُ مَا فِيْهَا، فَدَخلَ عَبْدُ اللهِ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: فَرَغْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَلْمَانُ: مَا ذَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَعْطَيْتُهُ غُسَالَةَ مَحَاجِمِي يُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا، قَالَ سَلْمَانُ: ذَاکَ شَرِبَهُ وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، قَالَ: شَرِبْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ يَکُوْنَ دَمُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَوْفِي، فَقَامَ وَرَبَتَ بِيَدِهِ عَلٰی رَأْسِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَقَالَ: وَيْلٌ لَکَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْکَ، لَا تَمَسُّکَ النَّارُ إِلَّا قَسْمُ الْيَمِيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت کیسان سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ایک برتن سے کچھ پی رہے ہیں پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم فارغ ہوگئے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کیا کام تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے اپنے پچھنے کا غسالہ دیا تھا کہ اسے کہیں لے جاکر (پاک جگہ) بہا دے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث کیا ہے! اسے تو یہ پی چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تم نے اسے پی لیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیوں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری یہ خواہش تھی کہ آپ کا خون مبارک میرے پیٹ میں آ جائے یہ سن کر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر دستِ شفقت پھیرا پھر فرمایا: تم لوگوں (کو تکلیف دینے) سے محفوظ ہوگئے اور لوگ تم سے (تکلیف

پانے سے) محفوظ رہیں گے اور تمہیں جہنم کی آگ کبھی نہیں چھو سکے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۲۳/۳٦. عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فِخَارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيهَا، فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَى فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفِخَارَةِ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ، قُوْمِي إِلَى تِلْکَ الْفِخَارَةِ فَأَهْرِيقِي مَا فِيهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا، قَالَتْ: فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّکِ لَا يَفْجَعُ بَطْنُکِ بَعْدَهُ أَبَدًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ گھر کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور مٹی کے ایک برتن میں پیشاب فرمایا پھر اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا میں رات کو اٹھی تو مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے بے خبری میں اسے پی لیا جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ ایمن جاؤ اور اس برتن میں جو کچھ ہے اسے بہا دو، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) اللہ کی قسم! میں نے تو اسے پی لیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میری یہ بات سن کر حضور نبی اکرم ﷺ اس قدر تبسم ریز ہوئے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے اس کے بعد آپ ﷺ نے

۳٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٧٠، الرقم: ٦٩١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٨٩، الرقم: ٢٣٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٧، والعسقلاني في الإصابة، ٨/١٧١، وفي تلخيص الحبير، ١/٣١، الرقم: ٢٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/١٠٦، وقال: رواه أبو ذر الهروي في مستدركه وأخرج الحسن بن سفيان في مسنده والحاكم والدارقطني والطبراني وأبو نعيم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٧١۔

ان سے فرمایا: آج کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٢٤/٣٧. عَنْ حَکِيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ عَنْ أُمِّهَا رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبُوْلُ فِي قَدَحِ عَيْدَانٍ، ثُمَّ يُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِه، فَبَالَ فِيْهِ ثُمَّ جَاءَ فَأَرَادَهُ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيئٌ فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: بَرَکَةُ کَانَتْ تَخْدِمُ أُمَّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها جَاءَتْ بِهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ: أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي کَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ: شَرِبْتُهُ فَقَالَ: لَقَدِ احْتَظَرْتِ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حکیمہ بنت امیمہ رضي الله عنها اپنی والدہ سے بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) ایک برتن میں بول مبارک کیا کرتے تھے پھر اسے ایک تخت کے نیچے رکھ دیتے تھے ایک دن آپ ﷺ نے یہ عمل فرمایا پھر آپ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور اس برتن کو دیکھا (تاکہ گرا دیں) تو اس میں کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ﷺ نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ برکہ سے جو کہ حبشہ سے ان کے ساتھ آئیں تھیں اس بارے میں استفسار فرمایا کہ برتن کا پیشاب کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں نے اسے پی لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے خود کو جہنم کی آگ سے بچا لیا

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ١٨٩/٢٤، الرقم: ٤٧٧، والبيهقي في السنن الکبری، ٦٧/٧، الرقم: ١٣١٨٤، والمزي في تهذيب الکمال، ١٥٦/٣٥، الرقم: ٧٨١٩، والعسقلاني في الإصابة، ٥٣١/٧، وفي تلخيص الحبير، ٣٢/١، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٧٩٤/٤، والسيوطي في شرحه علی سنن النسائي، ٣٢/١۔

ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٥/٣٨. وفي رواية: **عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيْدَانٍ، ثُمَّ يُوْضَعُ تَحْتَ سَرِيْرِهِ، فَجَاءَ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، فَقَالَ لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: بَرَكَةُ كَانَتْ تَخْدِمُ أُمَّ حَبِيْبَةَ جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ: أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي الْقَدَحِ؟ قَالَتْ: شَرِبْتُهُ، قَالَ: صِحَّةً يَا أُمَّ يُوْسُفَ. وَكَانَتْ تُكَنَّي أُمَّ يُوْسُفَ، فَمَا مَرِضَتْ قَطُّ حَتَّى مَرَضِهَا الَّذِي مَاتَتْ فِيْهِ. ذَكَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.**

’’اور ایک روایت میں حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بتلایا گیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) لکڑی کے ایک پیالہ میں بول مبارک فرما کر اسے اپنے تخت کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے ایک بار آپ ﷺ نے دیکھا کہ پیالہ میں کچھ نہیں ہے تو انہوں نے ایک خاتون برکہ جو کہ حضرت اُمّہ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں اور ان کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں سے دریافت فرمایا کہ وہ پیالہ میں جو کچھ پانی تھا وہ کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا (یارسول اللہ!) میں نے اسے پی لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اے ام یوسف تو نے صحیح کیا۔ اُمّ یوسف اس عورت کی کنیت تھی اور اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئی سوائے اس بیماری کے کہ جس میں اس کی وفات ہوئی۔‘‘

٢٢٦/٣٩. وفي رواية: **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضي الله عنهما **قَالَ: حَجَمَ**

www.MinhajBooks.com

٣٨: أخرجه العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/٣١، الرقم: ٢٠، وفي الإصابة، ٧/٥٣١، الرقم: ١٠٩١٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٩/٤٥٠، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/١٠٦۔

٣٩: أخرجه العسقلاني في تلخيص الحبير، ١/٣٠، الرقم: ١٧۔

النَّبِيِّ ﷺ غُـلَامٌ لِبَعْضِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا فَرَغَ حِجَامَتَهُ، أَخَذَ الدَّمَ، فَذَهَبَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ فَنَظَرَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَلَمْ يَرَ أَحَدًا تَحَسَّى دَمَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ أَقْبَلَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: وَيْحَکَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ: غَيَّبْتُهُ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ، قَالَ: أَيْنَ غَيَّبْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَفِسْتُ عَلَى دَمِکَ أَنْ أُهَرِيْقَهُ فِي الْأَرْضِ فَهُوَ فِي بَطْنِي، فَقَالَ: اذْهَبْ فَقَدْ أَحْرَزْتَ نَفْسَکَ مِنَ النَّارِ. ذَکَرَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک قریشی لڑکے نے حضور نبی اکرم ﷺ کو پچھنا لگایا جب وہ اس سے فارغ ہوا تو آپ ﷺ کا خون مبارک لے کر دیوار کے پیچھے چلا گیا پھر اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا اور جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے (چپکے سے) وہ خون مبارک پی لیا۔ جب وہ واپس آیا تو حضور ﷺ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر دریافت فرمایا: اللہ کے بندے! تو نے اس خون کا کیا کیا؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے دیوار کے پیچھے اسے چھپا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کہاں چھپایا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمین پر آپ کا خون مبارک گرانا مناسب نہ سمجھا سو وہ میرے پیٹ میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم نے خود کو جہنم سے بچا لیا۔‘‘

اسے امام عسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com